

۵/۲۳

ایضہ ترتیب

مولینا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

خليفة مجاز

حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز



ایضہ تربیت

خلاصہ

تربیت السالک

حضرت مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

الناشر

سید محمد معروف

۱۴۰۰ ————— جے ون

کوننگی کراچی ۳۱

مکتبہ قاسم العلوم

(مشہور پریس کراچی)

ایکینہ تربیت

(جزو اول)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد صلوة یہ تربیت السالک کے مضامین کے متعلق ایک یادداشت ہے اور اس کا مخلص بھی جس کو جامع الکملات العلمیہ والعلمیہ مولینا عبدالحی صاحب سلمہ نے مرتب فرمایا ہے۔ پوری حالت اور منفعت اسکی خود مولوی صاحب کی تہید سے جو ذیل میں موجود ہے معلوم ہوگی جس کے ہوتے ہوئے اس تہید کی ضرورت نہ تھی مگر مولوی صاحب کی خوشی کے لئے جو کہ اسی تہید میں مذکور ہے، یہ چند سطور لکھ دی گئیں اور ان ہی کی خوشی کے لئے اس کا ایک مناسب نام بھی تجویز کرتا ہوں جو پیشانی پر مرقوم ہے اللہ تعالیٰ اسکو نافع و مقبول فرماوے۔

کتبہ

اشرف علی

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَاحْتِجَا الْجَمِيعِينَ
 تربیت السالک جس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کر رہا ہوں یہ ایک عجیب و غریب
 کتاب ہے جو علاوہ نادر اور عذیم النظر ہونے کے مفید و دلچسپ بھی اسی قدر ہے
 کہ جس کو اس فن سے قدرے مناسبت ہو تو وہ بغیر تمام کئے نہیں رہ سکتا اسکی
 ضرورت و احتیاج مبتدی سے لے کر شیخ الشیوخ سے بے نیاز نہیں۔ یہ کتاب اصل
 میں روحانی مشکلات و امراض کا مطب ہے چنانچہ سالکین کے سوالات کے جواب
 میں جو حضرت مجدد الملة حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے تحریر فرمایا یہ اسی کا مجموعہ ہے
 جس میں ان سینکڑوں غلطیوں کا جو اس فن میں مدت دراز سے پیدا ہو گئی تھیں قلع قمع
 کیا گیا ہے، شاعرانہ مبالغہ نہیں وہم پرستی نہیں بلکہ مشاہدہ و تجربہ ہے کہ اگر اس کتاب
 کا روزانہ دور دکھا جائے تو انشاء اللہ ایک دن یا آید بکنار منزل مقصود پر فائز ہو گا۔ یہ
 کتاب ایک عرصہ تک رسالہ الامداد میں شائع ہوتی رہی اور جب (۷۰) حصے تک پہنچی
 تو رسالہ مذکور بعض وجوہ سے بند ہو گیا جسکے بعد سے ان حصوں کا دستیاب ہونا مشکل
 ہو گیا اور نیز اسکی طوالت کی وجہ سے ہر شخص کو اس کا مطالعہ بھی وقت سے خالی نہ تھا

بعض اوقات ایک مسئلہ کے لئے مجھ کو پوری کتاب کی درق گردانی کرنی پڑتی تھی اسلئے مجھ کو خیال ہوا کہ سہولت کی غرض سے اسکے مضامین کی فہرست تیار کروں جب اس سے فارغ ہوا تو میرے محترم دوست مولانا شبیر علی صاحب نے مشورہ دیا کہ یہ فہرست صرف ان کے لئے مفید ہوگی جن کے پاس اصل کتاب ہو۔ وقلیل ماہم اس لئے اس فہرست کے عنوانات کو اس طرح ضبط کیا جائے کہ خود مسئلہ بھی مختصر شکل میں معروض تحریر میں آجائے جسکی تصویب حضرت پیر مرشد نے بھی فرمائی۔ الحمد للہ ذاک کہ خداے تعالیٰ نے اس کام کو میرے خواہش کے موافق انجام تک پہنچا دیا۔

یہ خلاصہ صرف ان دعا، حصوں کا ہے جو الامداد میں وقتاً فوقتاً شائع ہوکر رہا ہے اور جسکا دوسرا حصہ بحسب ترتیب سنین النور میں شائع ہو رہا ہے وہ انشاء اللہ کسی موقع پر اسکے جزو ثانی کی حیثیت سے پیش کر دیا گا۔ اس لحاظ سے یہ اس خلاصہ کا جزو اول ہے جس میں بعض جگہ اصل کتاب کے صفحات کا حوالہ ہے۔ اب یہ اختصار العبار اس خلاصہ کو حضرت پیر مرشد حکیم الامت کی خدمت میں پیش کر نیکی عزت حاصل کرتا ہے اور یہ درخواست ہے کہ اسکا نام تجویز فرما کر قلمے دیباچہ تحریر فرمائیں تاکہ میرے واسطے کی کثافت پر جلا ہو جائے اور آخر میں برادران طریقت سے دعائے خیر کا طالب ہوں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عبدالحی

استاد کلینی فی الجامعۃ الشیخانیہ
حیدر آباد دکن۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حصہ اوّل

(۱)، واعظ کا مسلک رضامندی حق تعالیٰ ہونا چاہیئے۔ سامعین کے متعلق ہمیشہ یہ مسلک رکھے۔

کس بشنودیانہ نشنودن گفتگوئے میکنم ص ۲

(۲)، آج کل دینی مدارس کے قائم کرنے سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے اور اس نفع رسانی کی برکت سے خود بھی محروم نہ رہے گا۔ ایضاً۔

(۳)، سالک کو کام میں لگنا چاہیئے شمر و سے نظر نہ چاہیئے۔ ایضاً۔

(۴)، مطلوب مقامات ہیں نہ احوال، کیونکہ اول اختیاری ہیں دوسری غیر اختیاری ہیں ایضاً۔

(۵)، وسادس کا جوہر رحمت ہے جس سے عجب و خود پسندی کی جرکت جاتی ہے۔ ص ۳۔

(۶)، زبانی تسبیح بھی مفید ہے، بشرطیکہ اثر کا قصد ہو۔ ایضاً۔

(۷)، وسادس کہتے ہی بڑے ہوں مضر نہیں ہیں جب تک کہ ان کے متعلق قصد نہ ہو۔ ایضاً۔

(۸)، دل لگنے کا انسان مکلف نہیں البتہ خود دل کا متوجہ رکھنا ضروری ہے ص ۴

۹) اگر خوف خداوندی کا غلبہ ہو تو مضامین رحمت کا مطالعہ مفید ہوتا ہے گریہ اور خوف کا غلبہ ہو تو آیات رحمت و بشارت کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ایضاً
۱۰) ذکر شیع سے گریہ طاری ہو تو کسی دوسرے شغل میں لگ جانا چاہیئے
جب تک چند روز تعلیم یا صحبت سے مناسبت نہ پیدا کر لے بیعت میں جلدی نہ کرے۔ ص ۵

۱۱) بعض سالکین کے لئے انوار وغیرہ کا منکشف نہ ہونا ہی مصلحت ہوتا ہے۔ ایضاً۔

۱۲) علماء سود کی بدخواہی سے متاثر نہ ہونا چاہیئے۔ ایضاً۔

۱۳) یہ مراقبہ کہ عرش پر روشنی مشابہ نور ماہ کے پھیلی ہوئی ہے اور وہاں سے مثل بارش کے میرے قلب پر مترشح ہوتی ہے۔ ۲۰ منٹ خلوت میں کرنا اور ہر وقت یا باسط کا پڑھنا وحشت کو دغ کرتا ہے۔ ص ۶
۱۴) کامیابی مقصود کی وجہ سے نہ صرف دوام عمل پر۔ ایضاً۔

۱۵) معاصی کے ارتکاب سے ناامید نہ ہونا چاہیئے اور توبہ و استغفار کے بعد کام شروع کر دینا چاہیئے۔ ایضاً۔

۱۶) درد کے ترک پر افسوس کرنا بھی دولت ہے۔ ص ۷

۱۷) معاصی کا علاج صرف ہمت اور استغفار ہے۔ ایضاً،

۱۸) جن پیر کے مرید اکثر بے نمازی وغیر صالح ہوں وہ قابل بیعت نہیں ہے ص ۷

(۱۹۱) ولایت یعنی قربت حق سبحانہ تعالیٰ ایسی چیز نہیں ہے جو پیر کی طرف سے سپرد کی جائے اور چیز جو سپرد کی جاتی ہے وہ بعض کیفیات ہیں جن کو ولایت میں کوئی دخل نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۲۰۰) کبھی قلب و زبان کا بے اختیار ذکر ہو جانا اور کشش کا محسوس ہونا سلطان الاذکار کا اثر ہے اگر نماز کے متصل ایسی کیفیت ہو تو نماز کے ساتھ مناسبت تمام ہونے کی علامت ہے۔ ص ۵

(۲۱۱) درس و تدریس بھی عبادت ہونے کی وجہ سے قائم مقام مراقبہ ہے زبان کا بوقت ذکر تشرین ہونا علامت سرایت ذکر کی ہے اور آثار سلطان الاذکار میں سے ہے ایضاً۔

(۲۲۱) عبادات میں لذت کا مستلاشی نہ ہونا چاہیے۔ ایضاً۔

(۲۲۲) تصور شیخ اور الیصال ثواب کسی ذاتی غرض کے لئے توحید خاص اور مذاق نبوت کے مناسب نہیں ہے۔ ص ۹

(۲۲۳) مبتدی کے لئے خلوت بہتر ہے اور منتہی غیر عالم کے لئے سفر بغرض زیارات مضر نہیں اور مبتدی کے لئے مضر ہے اور عالم کو نفع رسائی سے مانع ہے اور ضعیف الہمت صاحب اولاد کے لئے اسباب تدبیر بہتر ہے اور قوی الہمت مجرد کے لئے توکل۔ ص ۱۱

(۲۵۱) دساوس سے پریشان نہ ہونا چاہیے اس کا بہتر علاج یہ ہے کہ اس پر

نوش پورہ ص ۱۰

(۲۶۱) بدون صحبت کے کسی خاص شخص کے متعلق فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ ص ۱۱
(۲۶۲) تعلیم شیخ کے علاوہ اوراد کے پڑھنے کے تین شروط ہیں۔

(۱) تعلیم شیخ میں محلی نہ ہو (۲) قوت سے زیادہ نہ ہو (۳) شرع کے خلاف نہ ہو ^{ایضاً}
(۲۸۸) نجوم مشاغل میں تھوڑا کام بھی بالکل ناغہ ہونے سے بہتر ہے اور
کو تاہی کی کافی استغفار ہے۔ ایضاً۔

(۲۹۱) ثمرات و کیفیات پر نظر کرنے سے پریشانی بڑھتی ہے اصل مقصود
عمل ہے۔ ص ۱۲

(۳۰۱) کسی وارد یا کیفیت کا غیر محرم سے ذکر نہ کرنا چاہیے اور نہ اس پر غور
کرنا چاہیے بلکہ نعمت سمجھ کر شکر کرنا چاہیے۔ ایضاً

(۳۱۱) اگر کسی کو مراقبہ میں یہ معلوم ہو کہ کسی نے اذان دی اور ختم پر
بہت زور سے لا الہ الا اللہ کہا جسے سنکر بیدار ہو گیا تو یہ عالم قدس
سے اتصال کی علامت ہے۔ ص ۱۳

(۳۲۱) اگر بیداری میں عوس ہو کہ قلب پر دور و شنیاں نزول کر رہی ہیں
اور رفتہ رفتہ تمام جسم پتھر کی طرح بھاری معلوم ہونے لگے تو یہ انوار علم
ہیں جو مشکوٰۃ نبوت سے قابض ہو رہے ہیں یہ ثقل وحی کے ثقل سے
مستفید ہو رہا ہے۔ ص ۱۴

(۳۳) اگر مراقبہ میں بدن مثل روٹی دھننے کے معلوم ہو تو یہ سلطان الاذکار کا اثر ہے۔ ایضاً۔

(۳۴) اگر روشنی پھیل رہی ہے اور روشنی میں تمام جسم نظر آ رہا ہے تو یہ لطائف کے انوار ہیں۔ ایضاً۔

(۳۵) جو شخص تنگدستی سے تنگ دل ہو اس کے لئے معاش کا ذریعہ مناسب ہے۔ ایضاً۔

(۳۶) ہمت اور لوگوں سے کم ملنا۔ زبان درازی اور یادہ گوئی کا علاج ہے اور پھر کوتاہی ہو تو استغفار کرے۔ ایضاً۔

(۳۷) جن مجالس میں غیبت ہو وہاں سے خود اٹھ جانا چاہیے۔ ص ۱۴۔

(۳۸) تصور شیخ بعض حالات میں مفید ہوتا ہے مثلاً ذکر میں خوف

کے دفع کے لئے یا کیسوٹی کے لئے مگر اس کو حاضر و ناظر نہ سمجھے۔ ایضاً۔

(۳۹) جب تک ایک عرصے تک ذکر و شغل اور کتب مفیدہ اور محبت

اہل اللہ پر دوام نہ ہو غیر اللہ کی محبت دل سے منقطع نہیں ہوتی ہے

دلت دراز تک ہمت و مخالفت نفس پر بہر کلفت مداومت کرنے سے

گناہوں سے طبعاً نفرت ہو جاتی ہے۔ ص ۱۵۔

(۴۰) ذکر و شغل کے زمانہ میں دودھ اور روغنی اشیاء کا استعمال کرنا

چاہیے ورنہ خشکی اور ذکر کے آثار باہم مشتبہ ہو جاتے ہیں۔ ص ۱۵۔

(۴۱) بعض اوقات افسردگی سے فنا کی علامت ہوتی ہے مثلاً کبھی سالک کی طبیعت شست اور ناامید ہو جاتی ہے یا تمام عالم کی خرابیوں کو اپنی شامت اعمال کا نتیجہ سمجھ کر مایوس ہو جاتا ہے۔ ص ۱۶

(۴۲) فقہاء کے نزدیک کسی مومن کا اپنے ایمان میں شک کرنا کفر ہے اور صوفی جب تک خود کو کافر و فرہنگ سے بھی بدتر نہ جانے مومن نہیں ہوتا ہے کیونکہ قضیہ کا فتویٰ حال پر اور صوفی کی نظر مال و اسباب پر ہے۔ ایضاً۔
(۴۳) اگر طبیعت میں شمار ذکر سے انتشار ہو تو تعداد کو چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ وہ مقصود نہیں ہے۔ ص ۱۷

(۴۴) بعض طبائع کو اشتغال و مراقبات سے مناسبت نہیں ہوتی ہے جسکو کامل شیخ سمجھ سکتا ہے۔ ایسے طالبین کو صرف ذکر لسانی مفید ہوتا ہے۔ ص ۱۸
(۴۵) بعض کیفیات کا منشاء کبھی تو تصرف و داعی ہوتا ہے جو محمود ہے نہ مذموم اور کبھی ذکر کا بھی اثر ہوتا ہے جو محمود ہے مگر سالک کو کسی طرف توجہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ کیفیات مقصود نہیں ہیں۔ ایضاً۔

(۴۶) کبھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ قلب کی طرف سے ایک ایسی آواز آرہی ہے جو درد و رنج یا بانس کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے یہ ذکر قلب کے آثار سے ہے مگر قابل التفات نہیں۔ ص ۱۹

(۴۷) اگر مراقبہ میں کوئی دوسرہ ڈالنے والا نظر آئے جو مانع ہو تو ایسے وقت

میں ذکر کی طرف توجہ رکھے کیونکہ شعر ہے

در را ہے عشق و سوسہ اہرن بے است بے بشدار گوش را بہ پیام سرش وار ایضاً۔
(۴۸) نمازیں اگر الفاظ کی طرف خیال جمائے تو دس دس بند ہو جاتے ہیں ایضاً

(۴۹) کم بہمتی کا علاج صرف بہت ہے۔ ص ۲۰

(۵۰) دوام ذکر بتوجہ قلب اور وقتاً فوقتاً شیخ کو اپنے احوال کی اطلاع اور گاہ گاہ اسکی صحبت پر سب چیزیں حضور دوام و فنا و معیت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ایضاً۔

(۵۱) گناہ کبیرہ سے فسخ بیعت نہیں ہوتی ہے جب تک کہ نیت فسخ نہ کرے۔ ایضاً۔

(۵۲) اگر ہم خیال لوگوں کے نہ ہونے سے طبیعت ذکر سے رکعتی ہو تو ذکر خفی کرے۔ ص ۲۱

(۵۳) تجربہ ہے کہ اگر بقصد خشوع ذکر و تلاوت و نماز پر مداومت ہو تو خشوع اور تمام کیفیات محمودہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ دیر ہونے سے پریشان نہ ہو۔ ایضاً۔

(۵۴) مستحبات و نوافل کا ترک نفس و شیطان کا غلبہ نہیں ہے اور اس پر ندامت ایک دن منزل مقصود پر پہنچائے گی۔ ص ۲۱۔

(۵۵) ذکر لسانی پاس انھاس سے زیادہ نافع ہے کیونکہ مسنون ہے۔ ایضاً

کسی حالت میں نا اُمید نہ ہونا چاہیئے۔ کما قال الردیؑ ۵
 گر جہاں پُر برف گرد و سرسبز پہ تابِ خورشید بگذاردش از یک نظر ایضاً۔
 (۵۶) بنی بنی کی محبت کوئی مرض یا عیب نہیں ہے مگر غلو نہ ہو کہ مشاغل
 ضرور یہ میں اس سے فرق آئے۔ ص ۲۲

(۵۷) بد نظری ایک مرض ہے جس کے لئے سخت مجاہدہ کی ضرورت
 ہے مثلاً ایک نظر پر بسیں نقلیں پڑھے۔ ایضاً۔
 (۵۸) شنوی کا مطالعہ مفید ہے مگر جب تک فن سے مناسبت نہ ہو
 جائے اس کے معانی میں تحریف نہ کرے۔ ص ۲۳

(۵۹) اُچھلنا، کودنا شوق اور ضعف سے پیدا ہوتا ہے کمزوری کا علاج
 مفردات اور مقویات سے کرے ایضاً۔

(۶۰) ابتدائے سلوک میں ہر شخص پر مختلف کیفیات ہوتی ہیں مثلاً کبھی
 شوق کبھی دل خالی کبھی گریہ یہ سب تلونیات ہیں اولیٰ کو بسط و دوسرے
 کو قبض کہتے ہیں ایک عرصہ کے بعد مقام ممکن و استقلال عطا
 ہوتا ہے۔ ص ۲۵

(۶۱) اگر عمل میں کوتاہی ہو تو علاوہ استغفار کے کچھ جو مانہ بھی مقرر کرنا چاہیئے
 مثلاً ۲۰ رکعت نفل پڑھے۔ ص ۲۵

(۶۲) انسان صرف اس کا مکلف ہے کہ اخلاقِ رفوئہ کے مقتضیٰ پر عمل

نہ کرے نہ ازالہ کا۔ ص ۲۶

(۶۳) کسی کو حقیر نہ سمجھے یعنی دل میں اعتقاد رکھے کہ میں سب سے کمتر ہوں اور اس وقت اپنے عیوب کو پیش نظر رکھے اور جن کو حقیر سمجھتا ہو ان کی خوب تکریم کرے اور بہ تکلف ابتداء سلام کرے۔ ایضاً۔

(۶۴) شب کو سویرے کھانا اور کم کھانا اور عشاء پڑھ کر سویرے سونا آخر شب میں آنکھ کھلنے کے لئے معین ہے۔ ص ۲۷

(۶۵) اس فن کا مقصود صرف رضائے حق ہے جو دنیا میں مجاہدات و ریاضات سے حاصل ہوتی ہے اور آخرت میں اس کا ظہور ہو گا اور اس کے حصول کی شرط یہ ہے کہ رہبر پر پورا بھروسہ کرے۔ ص ۲۸

(۶۶) قسوت وہ ہے جو معصیت کے بعد انوس نہ ہو گریہ نہ ہونا قسوت نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۶۷) ایک کا طریقہ تعلیم دوسرے کیلئے مفید نہیں ہے جس کو شیخ کامل سمجھتا ہے۔ ایضاً۔

(۶۸) ہوس و حرارت بڑھ جائے تو تمام اذکار کو ترک کر کے درود شریف پر اکتفاء کر کے ہوس کا علاج کرنا چاہیے۔ ص ۲۹

(۶۹) اسباب پر نظر حال کی کمی سے ہوتی ہے نہ نقص اعتقاد سے۔ ایضاً۔

(۷۰) کسی کام کو بلا اجازت شیخ نہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اطلاع کے بعد اگر

شیخ منع کر دے تو اس سے باز رہے اور مشائخ کے اس ارشاد کی کر شیخ کے بدون امر کوئی دینیوی اور دینی کام نہ کرے۔ یہی تفسیر ہے۔ ص ۲۹

(۷۱)، آثار ذکر و کیفیات کو بقاء نہیں ہے اس کے حصول پر شکر کرے اور زوال پر دل گرفتہ نہ ہو۔ ص ۳۰

(۷۲)، اطمینان کی ناموافقت پر صبر کرنا یہ خود مجاہدہ ہے۔ صبر سے برداشت کرنا چاہیے۔ ایضاً۔

(۷۳)، شیخ کو اپنے متوسلین سے کسی قسم کا لالچ نہ کرنا چاہیے۔ ص ۳۱

(۷۴)، جس کو دوام حضور حاصل ہے اس کو بارہ تسبیح میں اللہ حاضر ہے، واللہ معی کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۷۵)، اللہ ناظمی واللہ معی صرف نفی و اثبات کے درمیان پڑھنا مشائخ سے منقول ہے مگر اور اذکار دو ضربی و یک ضربی میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ص ۳۲

(۷۶)، بعد عشاء کے ۱۴ سو ۱۴ مرتبہ یا د باب پڑھنا حاجت براری کے لئے مفید ہے۔ ایضاً۔

(۷۷)، اگر دعا کے بعد اطمینان و فرحت محسوس ہو تو مبارک حالت ہے۔ گریہ کے آنسو متبرک نہیں ہے۔ ص ۳۴۔

(۷۸)، مبتدی ابن الحمال کے لئے جس بات کو جی چاہے وہی اس وقت کا حال ہے اور اسی کا اتباع بہتر ہے۔ ص ۲۵۔

(۷۹)، تصفیۂ قلب کے لئے کوئی خاص درود نہیں ہے بلکہ ذکر و طاعت کے ادا کرنے اور صحبت شیخ سے خوش فہم ہونے سے یہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ ص ۳۵۔

(۸۰)، روشنی صورت مثالیہ روح کی ہے اور لباس تعلق ناسوتیہ ہے اور برہنہ دیکھنا تجرب و تعلقات سے ہے۔ ص ۳۶۔

(۸۱)، مراقبہ میں قرآن مجید کا سامنے رکھا ہوا ناظرہ پڑھنا علامت ہے کہ اس کا باطن دین کے رنگ سے رنگین ہے۔ ص ۳۷۔

(۸۲)، حق تعالیٰ بیمار بھی رکھیں تو اس پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ وہ بھی رحمت و حکمت سے خالی نہیں ہے اس تصور سے کچھ غم نہ ہوگا۔ ص ۳۸۔

(۸۳)، قبض بسط سے افضل ہے کیونکہ اس میں شکستگی اور تواضع حاصل ہوتی ہے ص ۳۹۔

(۸۴)، اگر خواب میں شیخ یا کوئی اور کامل کسی امر کی ہدایت کرے تو یہ اعتقاد نہ کرے کہ خود ہی شیخ یا ولی تھے بلکہ ایک لطیفہ غیبی نے اس خاص صورت میں ہدایت دیدی۔ ص ۴۰۔

(۸۵)، اگر دوا ہنسنے ہاتھ کی انگلیوں پر پسم اٹھ پڑھ کر کسی ناراض شخص کو سلام کرے تو یہ عمل باعث رضا مندی ہوگا۔ ص ۴۰۔

(۸۶)، غیبت اور فنا کے احوال میں سے یہ بھی ہے کہ احیائے نماز یا ذکر میں الفاظ کی ادا بشکل ہوتی ہے۔ ص ۴۱۔

(۸۷)، مراتبہ کی تعلیم اس شخص کو دینا چاہیے جو صاحب علم ہو یا صحبت سے صاحب ہنم ہو گیا ہو۔ ص ۲۲۔

(۸۸)، نماز میں نماز کی طرف توجہ مقدم ہے اور بلا اختیار ذکر قلبی جاری ہو جائے تو غلّ صلوٰۃ نہیں ہے۔ ص ۲۳۔

(۸۹)، اگر آخر شب میں تہجد میسر نہ ہو سکے تو بعد عشاء کے اپنے وظائف پورے کرے۔ ایضاً۔

(۹۰)، صحت درست ہو اور اندرونی حرکت محسوس ہو اور سر میں گرمی ہو تو یہ مہملہ آثار ذکر کے ہیں۔ ایضاً۔

(۹۱)، چونکہ حضرت ابو بکر صدیق پر غایت فانی محبوب کے سبب سے معیت غالب تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کے متعلق فرمایا کہ لو کنت متخذاً خلیلاً لا تتخذت ابابکر خلیلاً اور حضرت عمرؓ کی نسبت فرمایا کہ لو کان بعدی بنی لکان عمرو۔ اور لکان ابوبکر نہیں فرمایا۔ ص ۲۵۔

(۹۲)، ہر شخص کے آثار ذکر مختلف ہوتے ہیں جن کا احاطہ نہایت مشکل ہے اسکے علاوہ ضبط تحریر میں آنے سے اثر مزہ ہو گا کہ ایک دوسرے شخص کے حالات کا منتظر رہے گا اور نہ ہونے سے بالوسی اور پریشانی ہوگی۔ ص ۲۶۔

(۹۳)، بوقت عذر ذکر کے لئے تیمم کافی ہے مگر اس سے نماز پڑھنا اور قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے اگر ناپاک ہو تو وضو کرے دل باز بان سے ذکر خفی

نہ اگر میں کسی کو دوست بنانا تو ابوبکر کو دوست بنانا اعلیٰ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ میرا ہوتا۔

یا جہری بستر پر ہی پورا کرے۔ ص ۴۷۔

(۹۴)، ذکر جہر سے سونے والوں کو تکلیف ہو تو ذکر خفی کرنا چاہیے۔ ص ۴۸

(۹۵)، ذکر ختم ہونے پر یہ دعا پڑھنا چاہیے اے اللہ اپنی محبت و معرفت اور

توفیق ذکر و طاعت نصیب فرما اور ختم تلاوت پر یہ الفاظ پڑھنا چاہیے

تلاوت و عمل بالقرآن کی توفیق بخشے۔ ص ۴۹۔

(۹۶)، عشق کا علاج یہ ہے۔

(۱)، ایک وقت خلوت مقرر کر کے لا الہ الا اللہ ۵۰ بار اس طرح سے

کہ بوقت نفی اس کے تعلق کو قلب سے خارج کرنے کا تصور کیا

(۲)، جائے اور اثبات میں محبت خدا و رسول کو قلب میں داخل ہونے

کا تصور جایا جائے۔

(۳)، مابعد الموت کا مراقبہ کہ دنیا سے رخصت ہو کر خدا کے روبرو جانا

ہے سوال پر کیا جواب دوں گا اور کیا منہ دکھلاؤں گا۔

(۴)، جس پر فریفتہ ہو اس کے مرنے کا تصور کرے کہ گل سر کر کیڑے

پڑ جائیں گے۔ صورت بگڑ کر قابل نفرت ہو جائے گی۔

(۵)، استغفار کی کثرت کرے۔ ص ۵۰

(۹۷)، طریق کا مقصود صرف قرب حق ہے اور اسکی تحصیل کے لئے اعمال

حسنہ و عقائد صحیحہ و اخلاق محمودہ کی ضرورت ہے جنکی تفصیل صرف شارع

بتلاتا ہے۔ ص ۴۳

(۹۸) حقیقی مذموم نارضا مندی اور بعد حق سبحانہ و تعالیٰ ہے اور جن چیزوں کو اس میں دخل ہے وہ اعمال قبیحہ اور عقائد باطلہ و اخلاق مذمومہ ہیں ان کی تعیین اور تفصیل بھی شارع ہی سے معلوم ہوتی ہے۔ ص ۴۶۔

(۹۹) جن اشیاء کو قرب یا بعد میں دخل ہے وہ سب امور اختیاریہ ہیں ان میں سے کوئی امر غیر اختیاری نہیں ہے اور امور اختیاریہ میں تمام اعمال ظاہرہ و باطنہ داخل ہیں۔ ایضاً۔

(۱۰۰) امور غیر اختیاریہ پر اگرچہ قرب و بعد مرتب نہیں ہوتا مگر قرب و بعد پر وہ خود مرتب ہو جاتے ہیں مثلاً حق تعالیٰ کسی مقرب بارگاہ کو بعض کمالات و بہیہ مثلاً کشف و خرق عادات وغیرہ جو غیر اختیاریہ ہیں عنایت کر دیں تو یہ کمالات سبب قرب نہیں بلکہ قرب پر مرتب ہوتے ہیں یا کسی عمل مذموم کی وجہ سے رانداۃ درگاہ کیا ہو اور پھر اس کو بعض بلیات غیر اختیاریہ میں مبتلا کر دیا ہو تو یہ بلیات سبب بعد نہیں ہیں بلکہ نتیجہ بعد ضرور ہیں جن کا تدارک توبہ استغفار ہے۔ ایضاً۔



حصہ دوم

(۱) معمولات کے ناغہ ہونے کے لئے سفر کا عذر صحیح ہے۔ ص ۳

(۲) ذکر شغل سے افضل ہے۔ ایضاً۔

(۳) سورہ کہف کی آخر آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ سے آخر سورہ

نمک پڑھ کر دعا کر کے سو رہنا تہجد کیلئے آنکھ کھلنے میں مجرب ہے۔ ص ۴۔

(۴) مبتدی کے لئے کتب سلف کا مطالعہ مضرب ہے۔ ایضاً۔

(۵) تلاش شیخ کا طریقہ یہ ہے کہ جس سے اعتقاد ہو اس کے پاس چند

روز رہے۔ ایضاً۔

(۶) ورد کا وقت معین میں پورا کرنا تفریق سے زیادہ نافع ہے۔ ص ۵

(۷) اگر کسی وقت مکان معلوم ہو تو ذکر کم کر دیں۔ ایضاً۔

(۸) جس کا تصور اللہ کے لئے ہے وہ مثل اللہ کے تصور کے ہے۔ ایضاً۔

(۹) شیخ کے علاوہ مسائل میں دیگر اہل حق علماء سے مسائل میں تسلی نہ ہو تو

قابل ملامت نہیں ہے جب تک انکی بدخواہی اور مذمت نہ ہو۔ ایضاً۔

(۱۰) کسی کے رونے سے رونا اس وقت محمود ہے جب کہ وہ کسی امر محمود کا باعث

ہو مثلاً خدا کی طرف توجہ ہو جائے۔ ایضاً۔

۱۱۱) حافظ کے دماغ کا نقش چونکہ باطنی ہے اس لئے ان کا ادب اس قسم کا نہیں ہے کہ بے وضو ہاتھ لگانا ممنوع ہے۔ ص ۶۔

۱۱۲) قرآن کی تلاوت سے پڑھنے والے کا مٹھوک قابل ادب نہیں ہوتا ہے۔ ایضاً
۱۱۳) تعداد ذکر کی تعیین میں یہ اقرار ہے کہ اگرچہ خداوند تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں مگر اس کے احاطہ سے ہم عاجز ہیں اور نیز مقرر کرنے سے تجربہ ہے کہ کام پابندی سے ہو سکتا ہے۔ ص ۷۔

۱۱۴) کان میں یہ آواز آئے کہ تو بد نصیب بڑا گنہگار اور اس قابل نہیں ہے کہ اس عالم میں رہے یا تو یہ محض تصرف دماغ ہے یا ہدایت ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ رہے۔ ایضاً۔

۱۱۵) ذکر کے لئے اجتماع کا اہتمام خاص مضر ہے۔ ص ۸۔

۱۱۶) کسل طبعی نہ مضر ہے نہ مذموم اور جسکی وعید آئی ہے وہ کسل اعتقادی ہے یا اعمال سے بے نگرانی ہے۔ ص ۹۔

۱۱۷) مشغول آدمی کے لئے معمولات قلیلہ بھی غنیمت ہیں۔ ایضاً۔

۱۱۸) روغن کدو کی مالش اور مغز بادام اور مغز تخم کدو کا شیرہ مصری سے شیریں کر کے پینا ترطیب دماغ کے لئے مفید ہے۔ ص ۱۰۔

۱۱۹) آفتاب کی چمک ستارہ کی روشنی اسی قسم کے بہت سے انوار کیوں کی وجہ سے نظر آتے ہیں جو ذکر کے آثار سے ہیں۔ ایضاً۔

(۲۰) زیادہ گوئی کے لئے کچھ جرمانہ مقرر کرے مثلاً نفیس پڑھنا جو نہ زیادہ سہل ہوں نہ گراں۔ ص ۱۔

(۲۱) ہجوم و ساوس کا سبب ایمان ہے مگر انقطاع و ساوس سے عدم ایمان کا شبہ نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کے اسباب اور بھی ہیں مثلاً کیسوئی سے نفس کو دوسری طرف توجہ نہیں ہوتی یا شیطان نے مایوس ہو کر دوسرے ڈالنا چھوڑ دیا۔ ص ۱۔

(۲۲) منتہی کے لئے نفع رسانی اذکار و اشغال سے افضل ہے۔ ایضاً۔
(۲۳) اپنے فیصلہ آخرت کے متعلق کوئی مطمئن نہیں ہو سکتا کیونکہ بشارت یقینی اس عالم میں ممکن نہیں ہے اور بشارت ظنی اختیار نہیں۔ ص ۱۲۔
(۲۴) اصلاح بدون ہمت کے کسی کی توجہ سے نہیں ہوتی اور نرمی تمت ہو کس ہے۔ ص ۱۳۔

(۲۵) خواب اس وقت مشیرات ہیں جس وقت اس پر عمل کرنے کی ہمت ہو۔ ایضاً۔
(۲۶) خدا اور رسول کے ساتھ صرف عقلی محبت کا انسان مکلف ہے۔ ص ۱۵۔
(۲۷) کتاب ذم الدنیا کی میائے سعادت کا مطالعہ محبت دنیا کو کم کرتا ہے۔ ایضاً۔
(۲۸) تبکلف کسی کام پر دوام کرنے سے استقلال و ملکہ ہو جاتا ہے۔ ایضاً۔
(۲۹) سالک کو حفظِ صحت کا خیال ضروری ہے۔ ص ۱۶۔

(۳۰) چہل حدیث لمحقہ نشر الطیب کا مطالعہ باعث برکت ہے۔ ایضاً۔

(۳۱) شیخ کے ساتھ حُرَن خُن سے فضیل الہی متوجہ ہوتا ہے۔ ص ۱۶۔
 (۳۲) بدن میں جھینگہ کی آواز کا آنا یا تمام بدن سے ذکر کا جاری ہونا آثار ذکر سے ہے۔ ص ۱۷۔

(۳۳) جب تک تمام سے منہ موڑ کر مرشد سے کامل اعتقاد نہ ہو اور حجاب نہ ٹوٹے اس وقت تک فیض نہیں ہوتا۔ جس دم بھی قبض کے دفع کرنے کا علاج ہے۔ ص ۱۸۔

(۳۴) واعظ کی ترغیب و ترہیب کا اثر اسکے خلوص پر دلالت کرتا ہے۔ ص ۱۹۔
 (۳۵) بندی کے لئے کشف و کرامات رہن ہیں۔ ص ۲۰۔

(۳۶) کسی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر دینا اسکی مقبولیت کی دلیل نہیں ہے۔ ص ۲۱۔

(۳۷) خیرات مستقل طاعت سمجھ کر کرنا چاہیئے نہ بطور رشوت۔ ایضاً۔

(۳۸) امام غزالی کا قول قد وعد اللہ ان یوید ابدا الدین با توام لا خلائی ہم فلا تشغل قلبک بامر الناس فان اللہ لا یغنیعہم وانظر نضک۔ ایضاً۔

(۳۹) قرآن مجید کے حکم امر بالمعروف کے خلاف نہیں ہے کیونکہ امام صاحب کا مقصد خاص ان لوگوں کو خطاب کرنا ہے جو بغیر حق شہرت و عطاء کا مشغلہ کرتے ہیں اور اپنی اصلاح سے غافل ہیں۔ ایضاً۔

(۴۰) شیخ کی محبت بالواسطہ خدا کی محبت ہے۔ ص ۲۲۔

یہ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس دین کی ایسے لوگوں سے اعانت کرے گا جو صالح نہیں ہیں تو لوگوں کی فکر میں رہتے تبیب کو مشغول کر کے کہ اللہ ان کو نیا نہ دے گا اور توفیق نہ کرے۔

(۴۱) مراقبہ موت سے وحشت ہو تو مراقبہ رحمت و در شوقِ وطن کا مطالعہ مفید ہے۔ ص ۲۳

(۴۲) ہاتھوں میں کوئی شے ریختی ہوئی معلوم ہونا حالتِ محسوس ہے اس سے یک سوئی و لذت ذکرِ میسر ہوتی ہے۔ ایضاً

(۴۳) مراقبہ میں محبت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ ایک دن یا دو دن کے فاصلہ سے کرے۔ ص ۲۴

(۴۴) جمع الجمع سے بھی ایک مقامِ اعلیٰ ہے کہ نظر عقلی میں بھی تعلق ہے اور نظر ذوقی میں بھی صالحیت و مصنوع حاضر ہوں۔ ص ۲۹

(۴۵) تلوین تمکین کے مخالف نہیں ہے۔ مخالفت تلوین وہ ہے جس سے علوم مغلوب اور اعمال غیر منظم ہو جائیں۔ ایضاً

(۴۶) جگہ کا بدل دینا بھی غلبہٴ نیند کا علاج ہے۔ ایضاً

(۴۷) کسل کبھی صحبتِ بد سے بھی ہو جاتا ہے جس کا تدارک ترکِ صحبت ہے اور کبھی زیادتِ مشقت سے ہوتا ہے جس کا علاج چند سے آرام کرنا ہے۔ ص ۳۰

(۴۸) مضامینِ زہد و ذم دنیا کا مطالعہ صدمہ کا علاج ہے۔ ص ۳۱

(۴۹) دریا کا نظر آنا عالمِ ملکوت ہے اور نور کا اس میں چلنا عملِ روحانی ہے اور خود ذکر کا چلنا عملِ بدنی ہے۔ ص ۳۲

۵۱) جو شخص کہ عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے اس پر زبرد توکل کا غلبہ ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۵۱) صورت ہائے مثالہ اکثر اصل کے مطابق ہوتے ہیں۔ ص ۳۳۔

(۵۲) کبھی کشف سے تقویت اعتقاد مقصود ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۵۳) کشف سالکین کے لئے ایسا ہے جیسا کہ رکوکوں کے حق میں شمر بنی کمر باغیث ترغیب ہے مگر مقصود نہیں۔ ایضاً۔

(۵۴) ناسوتِ ماہر سے مشتق ہے یعنی آدمیوں کے رہنے کی جگہ اور ملکوت ملک سے مشتق ہے یعنی فرشتوں کے رہنے کا مقام۔ ص ۳۴۔

(۵۵) سبز رنگ کا نور اور پیسے کا نور اعمال کی صورت مثالہ ہے اور دونوں کا متحد ہونا علامت قبولیت ہے۔ اور کبھی کا نور خاندانِ چشتیہ کا اثر ہے۔ ایضاً۔

(۵۶) آسمان پر کسی حیدر ماہر و عورت کا چاندی کے لباس میں دیکھنا عورِ جنت کی صورت مثالہ ہے۔ ایضاً۔

(۵۷) دھویں کا نظر آنا مرتبہ فنا ہے۔ ص ۳۵۔

(۵۸) قبض و بسط دونوں حالتیں ہیں اگر ایک حال رہے تو اس کا نہ کوئی لطف اور نہ اس کی حقیقت معلوم ہو جیسے کسی شخص نے کبھی کر دمی چیز نہ کھائی ہو تو میٹھے کی حقیقت سے نا آشنا رہے گا۔ ایضاً۔

(۵۹) عبودیت کی علامت یہ ہے کہ اپنے اعمال سے نظر اٹھ جائے اور معاملہ آخرت

میں خوف در جا کے درمیان ہے۔ ص ۳۵

(۶۰) روح باعث غلبہ محبوبیت کے عورت کی صورت مثالیہ میں طب ہر ہوتی ہے۔ ایضاً۔

(۶۱) قبر میں اپنی پیشانی کو پسینہ میں تر اور غبار آلود دیکھنا اور چہرہ سوتا ہوا نظر آنا یہ خود ذکر کے فنا کی صورت اور پیشانی کا پسینہ خاتمہ بالیخہ کی طر اشارہ ہے۔ ایضاً۔

(۶۲) تردد و پریشانی جو آثار تلوین سے اگر رنج ہو جائے تو تکمیل کی علامت ہے۔ ص ۳۶۔

(۶۳) بوٹے حنا کا محسوس ہونا عالم برزخ سے ہے۔ ص ۳۷۔
(۶۴) ایک شخص نے خواب میں کہا کہ مقصود شما باد است یعنی اللہ تعالیٰ مثل بادست در حس بشر نمی آید۔ ص ۳۸۔

(۶۵) سینہ میں چند مقام کی حرکت اصل میں لطیفہ قلب کی حرکت ہے جس کے اتصال سے اور مقام متحرک معلوم ہوتے ہیں۔ ایضاً۔
(۶۶) خواب میں عکس شیخ دیکھنا حصول ثمرہ کی بشارت ہے۔ ایضاً۔

(۶۷) پانی صوفیہ کے نزدیک عالم غیب سے عبارت ہے۔ ص ۳۹۔
(۶۸) لطیفہ خفی یا اخفی کا نور سیاہ ہے لطیفہ روح کا نور سفید اور لطیفہ نفس کا نور زرد ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۶۹) لاجل اور تصور شیخ سے شیطان دفع ہوتا ہے۔ ص ۳۹

(۷۰) کسی نور لطف کا بسرعت زائل ہونا بعض اوقات توجہ الی اللہ کیلئے مفید ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۷۱) سلطان الاذکار میں کبھی اپنا جسم بہت بڑا معلوم ہوتا ہے جو علامت بقا کی ہے اور کبھی لاشے محسوس ہوتا ہے جو علامت فنا کی ہے۔ ص ۴۰

(۷۲) سلطان الاذکار میں اپنا جسم اوپر کی طرف جاتا ہوا معلوم ہونا ملکوت سے مناسبت کی علامت ہے۔ ایضاً۔

(۷۳) اگر اصلاح باطن اس غرض سے کرے کہ لوگوں کو بیعت کر دے گا تو اسکی اصلاح کبھی نہیں ہو سکتی ہے۔ ص ۴۱

(۷۴) بیعت لینے کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ اپنے کو اہل نہ سمجھے۔ ایضاً۔

(۷۵) الف ۳ اگر سالک کے صفات ذمیرہ جس قدر ہیں سب مبدل بہ صفات

حمیدہ ہو جائیں تو اس کو اصطلاح میں فناۃ حسی اور واقعی کہتے ہیں اور

صفات حمیدہ کے پیدا ہونے کو بقا کہتے ہیں۔ ص ۴۲

ب، اگر غلبہ شہوات و صفات حق کی وجہ سے اپنی بہستی سے بے اتفاقت

ہو جائے یا لاشے خیال کرے تو اس کو اصطلاح میں فناۃ علمی کہتے ہیں ایضاً

(ج) اگر اس علم فنا سے بھی ذہول ہو جائے تو اس کو فناۃ فناء

اور فناۃ الفناء کہتے ہیں۔ ص ۴۲

(۵) اور اس کے بعد جو کیفیت حاصل ہو اس کو بقاء البقاء کہتے ہیں۔ ایضاً۔

(۶) اور سیرانی اللہ جس سے مراد انقطاع ماسوا اللہ ہے یہاں ختم ہو جاتا ہے۔ ص ۲۳۔

(۷) سیر فی اللہ دوام توجہ الی اللہ سے شروع ہوتا ہے جس کی تسبیح و مشاہدہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۸) اور غلبہ حال یا مکاشفہ میں جو چیز منکشف ہوتی ہے اسکو تسبیحی مثالی کہتے ہیں کیونکہ وہ مثال ہے سبکی حقیقی کی جو آخرت میں ہوگی۔ ایضاً۔

(۹) معرفت ہر شخص کی بقدر محبت و تقوای کے ہوتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۰) آخرت میں ہر شخص کو اسکی معرفت و تقوای کے موافق دیدار ہوگا۔ ایضاً۔

(۱۱) جیسا کہ اس عالم میں معرفت سے سیری نہیں ہوتی وہاں بھی دیدار سے سیری نہ ہوگی۔ ایضاً۔

(۱۲) فنا میں بے خودی نہیں ہوتی جس میں بے خودی ہوتی ہے اسکو اصطلاح میں غیبت کہتے ہیں۔ ص ۳۴۔

(۱۳) نسبت فنا کی زائل نہیں ہوتی مقام ہو جاتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۴) جس کا تعلق حق سے نہ ہو وہ غیر حق ہے اور جس کا تعلق حق کے لئے ہو وہ غیر حق نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۸۲) نسبت ایک ہی ہے صرف اسکے کیفیات والوان بمقدار استعداد و خلقت ہوتے ہیں۔ ایضاً۔

(۸۳) مراقبہ و مشغل احوال پیدا کرنے کے لئے ہیں جب احوال پیدا ہو گئے تو ان کی ضرورت نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۸۴) کسی کیفیت و حال کو بقاء نہیں ہے۔ ص ۲۵۔

(۸۵) انتہائی حالت میں عقل طبعیت پر غالب رہتی ہے اس لئے سکون رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ و انبیاء مستی و شورش سے خالی تھے بخلاف متوسلین اولیاء کے۔ ایضاً۔

(۸۶) کثرت فکر و مراقبہ و مجاہدہ سے مقصود تہذیب نفس و اصلاح قلب ہے۔ ص ۲۶

(۸۷) لطائف ستہ کے الوان و انوار سلوک کا جز نہیں ہے صرف یکسوئی میں معین ہوتے ہیں۔ ایضاً۔

(۸۸) نسبت جو عبارت ہے حضور مع اللہ سے اس کو کوئی سلب نہیں کر سکتا۔ ایضاً

(۸۹) اور جو سلب کیجاتی ہے وہ کیفیت شوق ہے جو برکت ذکر پھر خود کر سکتی ہے۔ ایضاً

(۹۰) متقی مجاہد کو اپنی نسبت کا علم ہوتا ہے اور متقی غیر مجاہد کو اپنی نسبت کا علم نہیں ہوتا۔ ص ۲۷۔

(۹۱) اصطلاح صوفیہ میں توجہ الی الصفات کو مشاہدہ کہتے ہیں اور توجہ الی

الذات بلا الصفات الی الصفات کو معائنہ اور تجلی ذاتی سے تعبیر کرتے ہیں ایضاً

(۹۲) مکاشفات و خواب میں حق تعالیٰ کو دیکھنا صورتِ مثالیہ میں سے کسی
نوں کا دیکھنا ہے جو مخلوق ہے اسکو تجلی مثالی کہتے ہیں۔ ص ۴۷۔

(۹۳) صاحبِ نسبت کے پہچاننے کا بہتر طریقہ اعمال سے ہے کہ اتباعِ کاملِ شرع
کا ہے یا نہیں ہے۔ دوسرا طریقہ احوال سے پہچاننے کا ہے کہ اس کے لئے
کشف کی ضرورت ہے۔ ص ۴۸۔

(۹۴) اگر کسی تجلی کے ظہور کے بعد ضلالت و وحشت کی علامت پائی جائے
تو یہ تجلی شیطانی ہے اگر ہدایت اور انس و فرحت کی علامت پائی جائے
تو تجلی رحمانی ہے۔ ایضاً

(۹۵) تجلی کا ادراک صرف قلب سے ہوتا ہے اگرچہ ظاہری آنکھ
بند کر لی جائے۔ ایضاً

(۹۶) انتہا میں سالک کی حالت مثل عام لوگوں کی ہو جاتی ہے۔ صوفیوں کے
ایک مشہور قول (ما انتہایہ قال العود الی البدایہ) کے یہ بھی معنی ہو
سکتے ہیں۔ ص ۴۹۔

(۹۷) ذکر قلبی شہودِ قلب بلا توسط زبان سے عبارت ہے۔ ایضاً۔

(۹۸) ذکر قلبی کی جب لطافت بڑھ جاتی ہے تو اس کو ذکرِ سری کہتے ہیں
ذکرِ سری کی لطافت جب بڑھ جاتی ہے۔ تو ذکرِ خفی کہتے ہیں علیٰ ہذا القیاس
اخفی ابھی یہی ہے۔ ایضاً۔

(۹۹) ذکر سری مشابہ استعراق کے ہے لیکن استعراق میں غیبت ہوتی ہے اور اس میں حضور رہتا ہے بلکہ یادداشت کا اثر امور اختیار یہ میں ظاہر ہوتا ہے یعنی اعمال میں سہولت ہوتی ہے اور مقام رضا کا اثر امور عینہ اختیار یہ میں ظاہر ہوتا ہے یعنی مصائب پر ناگواری نہیں ہوتی۔ ص ۴۹

(۱۰۰) قبض و بسط کی دو حالتیں اگر عامی و بتدی کو ہوں تو خوف در جا ہے اور متوسط کو ہو تو قبض و بسط اور منتہی ہو تو اس کو انس و ہیبت۔ ص ۵۰

(۱۰۱) مقام ناز و اولال میں اگر شوق پیدا ہو تو توفیق اعمال کی بڑھ جاتی ہے اگر کبیں استغنیٰ پیدا ہو گیا تو توفیق اعمال کی کم ہو جاتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۰۲) ایک نظر میں نوازنا شیخ کا اختیار می امر نہیں ہے اس کا بھی ایک وقت ہے۔ ایضاً۔

(۱۰۳) ایک نظر میں خدا رسیدہ بنانے کے یہ معنی ہیں کہ طالب میں استعداد اور صلاحیت اعمال اختیار یہ کرنے کی ہو جاتی ہے اور باقی تکمیل تو خود عمل سے ہوتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۰۴) رسوخ و تمکن کے بعد حال بھی مقام ہو جاتا ہے اس لئے کہ فنا کو مقام کہتے ہیں اصطلاح تصوف میں ایک معنی مقام کے عمل باطنی اختیار می اور دوسرے معنی حال کے ثابت و راسخ ہونے کے ہیں اسی معنی کے لحاظ سے فنا کو بعد رسوخ و تمکن کے مقام کہتے ہیں۔ ص ۵۱

(۱۰۵) ولایت مقبولیت کو کہتے ہیں اور نسبت بھی یہی ہے۔ ص ۵۱۔

(۱۰۶) فنا میں بھی التفات الی غیر الحق ہوتا ہے لیکن نہ اتنا کہ جس قدر پہلے ہوتا تھا اور وسوسہ کا کم ہو جانا لازم فنا ہے اور زہد بمقابلہ حرص ہے صرف حرص نہیں ہوتی باقی وسوسہ و التفات سب ہوتا ہے۔ ص ۵۲۔

(۱۰۷) فنا ئے ذاتی میں صفات و کمالات کی جانب توجہ نہیں ہوتی ہے اور فنا ئے حسی میں ممکنات کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۰۸) نماز میں مختلف افعال کے یاد رکھنے کے خیال سے لذت کم ہوتی ہے اور اس سے خطرات کا ہجوم ہوتا ہے۔ بجلائے تلاوت کے کہ اس میں، ترکیب نہیں ہے اور ذکر میں تو بہت ہی بساطت ہے جسکی وجہ سے بہت جلد یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۰۹) غلبہ استحضار سے فنا پیدا ہوتا ہے خواہ اس کا کوئی سبب ہو۔ ایضاً۔

(۱۱۰) تمثیلات و مراقبات بتدی کے لٹے ہیں جس کو براہ راست، استحضار نہ ہو۔ ص ۵۳۔

(۱۱۱) بعض لوگوں کو حق و خلق جمع کرنے سے انقباض ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۱۲) التفات قبل الفناء خود غرضی و ہوائے نفسانی سے ہوتا ہے اور التفات بعد الفناء جس کو بقا کہتے ہیں خالصاً لوجہ اللہ مراتب الہی سمجھ کر ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۱۳) ہمہ اوست کا معتقد اگر بغلبہ حال ہے تو معذور ہے اگر بلا غلبہ

حال ہے تو کافر ہے۔ ص ۵۴

(۱۱۴) کسی شے کا محمود ہونا مقصود ہونے کو لازم نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۱۵) تصور حق اس طرح کرے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو دیکھ رہا ہے اگر ذات کا تصور نہ جم سکے اور خطرات کا ہجوم ہو تو قلب کی طرف متوجہ ہو کر یہ تصور جمائیں کہ دل اللہ اللہ کرتا ہے۔ ص ۵۶۔

(۱۱۶) اصلاح اعمال کے لئے بیعت شرط نہیں ہے۔ ص ۵۷۔

(۱۱۷) حدیث: لكن الزهادة في الدنيا ان له تكون بها في يدك اذ تلق بها في يدي الله اور الحدیث (والفق يا بلال دلائل لا تخش من ذي العرش حديث اقلاد)

پہلی حدیث میں بندہ کی مملوکات پر وثوق و اعتماد کی ممانعت ہے اُس کی حفاظت کی ممانعت نہیں ہے۔ اور دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اپنی قدرت کے موافق خرچ کرے۔ ص ۵۸ و ۵۹۔

(۱۱۸) ضعیف الدماغ کو بلا ضرب ذکر خفی کرنا چاہیے۔ ص ۶۱۔

(۱۱۹) بلا شدید ضرورت ذکر میں بات نہ کرے۔ ایضاً۔

(۱۲۰) ظاہری شکر یہ بھی موافق سنت ہے۔ ص ۶۲۔

(۱۲۱) خواب پر نماز نہ کرے اور نہ بدون اجازت شیخ اس پر عمل کرے۔

لے لیکن دنیا میں وہ یہ ہے کہ جو تیرے ہاتھ میں ہو اس پر اتنا بھروسہ نہ ہو جتنا کہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

لے اور خرچ کرے بلال اور رب العرش سے اپنی تنگ دستی کا خوف مت کر۔

حصہ سوم

- ۱۱، قضاے عمری کا اُسان طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ ایک نماز ادا کرے۔ ص ۵
- ۱۲، کسی حال کو ضبط کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ایضاً۔
- ۱۳، اداردات پر ناز یا اس کو کمال سمجھنا مغرب ہے۔ ص ۷
- ۱۴، اعمال کی مقبولیت کا انسان مکلف نہیں ہے۔ ایضاً۔
- ۱۵، اذکار میں سے جس ذکر سے جمعیت خاطر ہو وہی اس کا مرئی اور ترقی کا فیصل ہے۔ ص ۷
- ۱۶، الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سے اطمینان عقلی مراد ہے نہ طبعی۔ ص ۷
- ۱۷، ذکر اللہ میں خاصیت ہے کہ ذکر اعتقاد ہی سے اطمینان اعتقاد ہی اور ذکر حالی سے اطمینان حالی حاصل ہوتا ہے۔ ایضاً۔
- ۱۸، ذکر قلب کی آواز سرایت ذکر کی علامت ہے جو مقصود کا زینہ ہے۔ ص ۹
- ۱۹، الوان مختلفہ کے دکھانے کی غرض ذکر کا دل بڑھانا ہے اور یہی معنی ہیں قول حضرت جنیدؒ کے (تکلم خیالات تزلی بہا اطفال الطریقہ) (ایضاً)۔
- ۲۰، یاد رکھو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔
- ۲۱، یہ چند خیالات ہیں جن سے مبتدیان طریقت کی تربیت کی جاتی ہے۔

(۱۱) مرے سینہ میں عرشِ معلیٰ سے نور آ رہا ہے یہ مراقبہ یک سوئی کے لئے مفید ہے۔ ص ۱۰۔

(۱۲) کوتاہی پر ندامت عبدیت کی علامت ہے۔ ایضاً۔

(۱۳) خوف علامتِ ایمان ہے۔ ایضاً۔

(۱۴) اتباعِ احکام شرعیہ و کثرتِ ذکر سے خدا و رسول کی محبت بڑھتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۵) اگر ذاکر کو رعشہ و سوزش علاوہ ادقائتِ ذکر کے بھی ہو تو طبیب سے رجوع کرنا چاہیئے۔ ص ۱۱۔

(۱۶) کتابِ جزاء الاعمال کا مطالعہ تحریریں علی الاعمال کے لئے مفید ہے۔ ایضاً۔

(۱۷) تصورِ جہانے میں زیادہ مبالغہ نہ کریں۔ ص ۱۲۔

(۱۸) پریشانی کے وقت یہ مراقبہ کرنا کہ وہ ان سب امور میں کافی ہے اور اس

کا تعلق دفعِ البلیات ہے اطمینان پیدا کرتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۹) شیطان کبھی سببِ خیر ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۲۰) معمولات میں جس روز جس ذکر سے دلچسپی ہو اسی کو معمول سمجھے۔ ص ۱۳۔

(۲۱) انوار کبھی ناسوتی اور کبھی ملکوتی ہوتے ہیں اور صرف یک سوئی میں

معین ہیں۔ ایضاً۔

(۲۲) کسی کی ناجائز محبت کے ازالہ کے بعد اگر خفیف میلان ہے تو یہ مضر

نہیں۔ ص ۱۵۔

(۲۲) ریا کی حقیقت یہ ہے کہ عمل اس قصد سے کیا جائے کہ خلق راضی ہو اس کا علاج یہ ہے کہ قصد نہ کرے اگر باوجود اس کے آئے تو یہ دوسو سو ریا ہے جو مضر نہیں ہے اور نہ ازالہ ضروری ہے۔ ص ۱۶۔

(۲۳) اہل اللہ کی صحبت یا کیمیائے سعادت کا مطالعہ بہت پیدا کرتا ہے۔ ایضاً۔
(۲۴) ایک شخص نے ذکر میں سنا کہ ظاہری تعلیم کرنے میں ارشاد ہوا کہ اگر اس کو سرور ہوا تو یہ اشارہ حسن تعلیم کی طرف ہے کہ ظاہر کی بھی رعایت کیجاتی ہے اور اگر تو حش ہوا تو یہ خطرہ ابلیس ہے کہ یہاں باطن کی تعلیم نہیں ہوتی ہے ص ۱۹۔

(۲۵) خدا تعالیٰ کے ہاتھ پیروں کے متعلق یہ تصور نہ کرے کہ ہم جیسے ہیں اگر بلا اعتقاد تصور آجائے تو کوئی حرج نہیں۔ ایضاً۔

(۲۶) اگر نماز میں حالت غیبت طاری ہو تو نماز مکروہ نہ ہوگی مگر ایسے شخص کے لئے ترک اامت اولیٰ ہے بشرطیکہ کوئی بہتر امام میسر ہو جائے۔ ص ۲۰۔
(۲۷) مولینا گنگوہی کے ایک مجاز کا خط ملاحظہ ہو کتاب تربیت السالک حصہ سوم۔ ص ۲۱۔

(۲۸) بجائے کثرت کے مداومت عمل زیادہ محبوب ہے۔ اس لئے تمام شب بیداری خلاف سنت ہے۔ ص ۲۳۔

(۲۹) کسی مضمون کا تصور باندھنا مراقبہ ہے۔ ص ۲۵۔

(۳۰) مراقبہ الم یلکم بان اللہ یری استحضار کے لئے مفید ہے اول ۴، ۳ مرتبہ تلاوت کرے کہ یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے افعال ظاہرہ و باطنہ دیکھ رہے ہیں۔ ص ۲۵۔

(۳۱) یادداشت کے قصد سے بیسج رکھنا ادنیٰ ہے۔ ایضاً۔

(۳۲) مقامات پنجس میں اگر ذکر کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۳۳) اگر دو جگہ کے قیام میں تردد ہو تو جس جگہ قیام میں جمعیت ہو اس کو پنجانب اللہ خیال کرے۔ ص ۲۶۔

(۳۴) عورتوں میں عاقبت اندیشی کم ہوتی ہے اس لئے بہ نسبت مردوں کے پریشانی کم ہوتی ہے۔ ص ۲۷۔

(۳۵) رخصت پر عمل نہ کرنا اور ہر میٹ پر بہت نہ ہونا شیطان کی رہنمائی ہے۔ ایضاً۔

(۳۶) اصلاح خیالات بجز کامل شیخ کی صحبت کے میسر نہیں ہوتی۔ ص ۲۹۔

(۳۷) کسی کام کے لوجہ اللہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ اگر اس کی تعریف اور قدر دانی نہ کی جائے تو اس کو ملال نہ ہو اور ملال ہو تو قابل علاج ہے۔ ایضاً۔

(۳۸) ذکر قلبی ایک ملکہ یادداشت ہے جو مدتوں کے بعد راسخ ہوتا ہے البتہ حرکت قلب محض حرارت طبعی سے پیدا ہو جاتی ہے جو محمود ہے مگر مقصود نہیں ہے۔ ص ۳۰۔

(۳۹) نمازیں الفاظ کا سونچ کر ادا کرنا خشوع پیدا کرتا ہے اور مقصد ہی ہونے کی حالت میں دل میں الفاظ کا خیال کرے۔ ص ۳۱۔

لے تحقیقی آدمی نہیں جانتا کہ خدائے تعالیٰ دیکھ رہے ہیں۔

(۴۱) مرض وہم کے دغ کے لئے کسی کامل کی صحبت اختیار کرے یا چند روز وہم پر عمل نہ کرے۔ ص ۳۱۔

(۴۲) سماع معہ سزا میر سے کیفیات کا پیدا ہونا مستمم ہے مگر ان کیفیات کے البیہ و مقبول ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ بعد مجاہدات و طاعات کے شیخ کی ادنیٰ توجہ قلب کو ردشن کر دیتی ہے یہی معنی شیخ کے نوازنے کے ہیں۔ ص ۲۲، ۲۱۔

(۴۳) ذکر کو چھوڑ کر قلب کی آواز نہ سننا چاہیئے۔ ص ۳۲۔

(۴۴) قلت غذا کا جرمانہ آجکل مناسب نہیں بلکہ نقل پڑھنا بہتر ہے۔ ص ۳۳۔

(۴۵) خوبصورت عورت دنیا کی صورت مثالیہ ہے۔ ص ۳۶۔

(۴۶) نماز میں چونکہ اور اشغال سے تعطل ہو جاتا ہے اس لئے اکثر اوقات گم شدہ چیز یاد آ جاتی ہے۔ ص ۳۸۔

(۴۷) یا باسط کے در سے قبض دغ ہو جاتا ہے۔ ص ۳۹۔

(۴۸) قبض میں یہ بھی امتحان ہوتا ہے کہ کام تقاضائے نفس سے ہے یا رضائے محبوب کے لئے۔ ایضاً۔

(۴۹) حدیث الارواح جو دمجہ فالتعارف منہا تلف انا کر منہا اختلاف کی وجہ سے انسانوں میں محبت و عداوت کا اختلاف ہے۔ ایضاً۔

(۵۰) موجودہ واعظوں کے مجالس میں شریک ہونے سے ذکر و معمولات میں

لے ارواح کا لشکر بنایا گیا ہے ان میں سے جو ایک دوسرے کو پہچان گیا دوست ہو اسی نے نہیں جانا اس نے اعلان کیا

مشغول ہونا بہتر ہے۔ ص ۴۰۔

(۵۰) وظائف ماثورہ میں تقدیم و تاخیر برکت کو زائل کرتا ہے اور غیر ماثورہ جو بطور مجاہدہ پڑھے جاتے ہیں ان کی تقدیم و تاخیر میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۵۱) اگر کسی بد دین کی عداوت تو بہر کے بعد محبت سے بدل جائے تو سمجھنا چاہیے یہ عداوت بغض فی اللہ تھی در نہ بکتر ہے۔ ص ۴۱۔

(۵۲) تعلیم میں متعدد شخصوں کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔ ایضاً۔

(۵۳) ہمدی کے لئے کشف فتنہ اور باعث پندار ہے۔ ص ۴۲۔

(۵۴) شیخ اول کے فرمودہ پر خواہ بذریعہ خواب ہو یا کشف ہو عمل اس وقت ضروری ہے جس وقت طالب کی شیخ اول کی صحبت میں تکمیل ہو گئی ہو ورنہ شیخ ثانی اس کی تمام تعلیم کا نسخہ ہوتا ہے۔ ص ۴۵۔

(۵۵) صحت کے لئے سچ گھنٹے سونا ضروری ہے ایک دفعہ ہو یا بہ تفریق۔ ایضاً۔

(۵۶) ذکر کے لئے کسی نشست کی قید نہیں ہے۔ ص ۴۶۔

(۵۷) عادیۃ اللہ یہی ہے کہ استفادہ خاص زندوں سے ہوتا ہے۔ ص ۴۷۔

(۵۸) اولیاء اللہ سے گستاخی نہ کرنا چاہیے گوا عفو و نہ ہو۔ ایضاً۔

(۵۹) احیاء ذاکر کے سامنے چراغ کی نو نظر آتی ہے جو پھر زائل ہو جاتی ہے یہ آثار ذکر سے ہے۔ ص ۴۹۔

(۶۰) اتباع سنت کا شوق دلیل محبت ہے اور درود شریف سے تنگی کے

مختلف اسباب ہوتے ہیں مثلاً ذکر کی طبیعت کو کبھی کسی اور فکر سے مناسبت ہوتی ہے یا ذکر طویل سے طبیعت اکتاتی ہے۔ ص ۴۹۔

(۶۱) اتفاقاً بغیر درت شدیدہ کسی مہمان کی خاطر سے معمولات میں تغیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ ص ۵۰۔

(۶۲) خلافتِ حقیقی یہ ہے کہ اپنے پیر کے رنگ میں رنگ جائے اور دوسری شرط یہ ہے کہ ظاہراً یا باطناً اس کی خواہش نہ کرے۔ ص ۵۱۔

(۶۳) اگر زیارتِ قبور سے پریشانی ہو تو ترک کرے۔ ایضاً۔

(۶۴) پان منہ میں رکھ کر ذکر یا درود شریف کے ورد کرنے کا حرج نہیں اگرچہ تنہا کو بھی ہو مگر الا سچی شامل کرے۔ ایضاً۔

(۶۵) ارتکابِ معاصی سے احتراز اگر مشکل ہو تو یہ مقرر کرے کہ اگر گناہ نزد ہوگا تو پانچ سو نائل پڑھوں گا۔ ایضاً۔

(۶۶) اگر تلاوتِ قرآن سے اتنی دلچسپی ہو کہ تمام اور اد بھی ترک ہو جائیں تو حصولِ مقصود کے لئے معین ہوگا۔ ص ۵۲۔

(۶۷) جائزہ حاجتوں کے لئے مال کی خواہش حبِ دنیا نہیں ہے بلکہ بلا خیالِ حرام یا ضرورت سے زائد جمع کرنا یہ حبِ دنیا ہے۔ ص ۵۳۔

(۶۸) کسی طرف توجہ سے دوسری طرف توجہ کا کم ہونا کمی تعلق کی دلیل نہیں ہے ایضاً

(۶۹) اگر شیخ کا تصور بلا اختیار جم جائے تو کلیدِ سعادت ہے۔ ایضاً۔

۵۰) اگر جوارض معمولات میں کوتاہی ہو تو یہ تنزل نہیں ہے دوسرے وقت اس کا تذکرہ کرے۔ درنا استغفار۔ ص ۵۴۔

۵۱) اگر نابالغ بڑی لڑکیوں کی تعلیم کا کوئی انتظام بلامرد کے نہ ہو سکے تو پس پردہ اپنی بیوی کی موجودگی میں پڑھائے اور اگر وعظ کہہ سکے تو مہینہ میں ایک دو بار عام مجمع میں پردہ کے ساتھ وعظ سنایا کرے۔ ص ۵۵۔

۵۲) ایک طالب کا خط کہ طریقہ نقشبندیہ میں تعلیم دیکھائے۔ ص ۵۶۔

۵۳) خاص سلسلہ کی مناسبت اس کو مستلزم نہیں ہے کہ شیخ تعلیم بھی اسی سلسلہ کی مناسبت سے دے بلکہ مناسبت کی تفسیر یہ ہے کہ جو نسبت ہوگی وہ اس سلسلہ کے مشائخ کے ہمرنگ ہوگی خواہ تعلیم کسی طریق کی ہو۔ ص ۵۷۔

۵۴) احوال میں قیاس جاری نہیں ہوتا۔ ایضاً۔

۵۵) دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جائے معنی یہ ہے کہ ایک شیخ کو اپنے تمام امور سپرد کر دے۔ ایضاً۔

۵۶) بسط میں اگر متبعہ طاری ہو تو ضبط نہ کرے مگر حالت صلوات میں۔ ص ۵۸۔

۵۷) کھڑے ہو کر ذکر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ص ۵۹۔

۵۸) حسن پرستی ایک امر طبعی ہے اس کے زوال کا انسان مکلف نہیں ہے مگر اس کے اعتقاد پر عمل نہ کرے۔ ص ۶۰۔

۵۹) خواب میں برہنہ دیکھنا تعلقات دنیا سے تجرد اسکی تعبیر ہے۔ ص ۶۱۔

۸۰۱، احوال بند ہوں یا پیدا ہوں دونوں حالتوں میں شکر کرے کیونکہ دونوں میں سالک ہی کی مصلحت ہے۔ ص ۶۱۔

۸۱۱، شیخ کا خواب میں زور سے دہانا افاضہ کی طرف اشارہ ہے اور خط بنانا نئے زوال کی طرف اشارہ ہے۔ ص ۶۲۔

۸۲۵، زید نے خواب دیکھا کہ ایک فقیرانہ صورت زبانا لباس میں کہتا ہے کہ تم اجیر شریف کیوں نہیں جاتے، زید نے جواب دیا کہ میں جب تک مدینہ نہ جاؤں گا کہیں نہ جاؤں گا۔ ارشاد ہوا کہ یہ ابلیس صورت آدمی ہے جس کو سنت کی برکت نے مغلوب کر دیا۔ ص ۶۳۔

۸۳۱، کامل پر کوئی حالت غالب نہیں ہوتی ہے ص ۶۵۔

۸۴۱، کمال کے بعد شیخ کا اثر کم محسوس ہوتا ہے۔ ایضاً۔

۸۵۱، قبض شیخ کا اثر طالبین پر بھی پڑتا ہے۔ ص ۶۶۔

۸۶۱، قبض میں بھی نفس نسبت محفوظ رہتی ہے۔ جس کو خاص اہل بصیرت محسوس کرتے ہیں۔ ایضاً۔

۸۷۱، شیخ کے سامنے کچا چٹھا پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور کلیات اپنے تمام عیوب بیان کر دے، جزئیات کی تفصیل غیر ضروری ہے۔ ص ۶۷۔

۸۸۱، غافلین کی شرارت سے بے چین ہونا انسانی اخلاص نہیں ہے کہ امر طبعی ہے۔ ص ۶۸۔

۸۹۱، ترک نعمت ناشکری ہے۔ ایضاً۔

۹۰۱، مجاہدہ پر ایک مدت گزرنے سے طبعاً لال اور نکاسل پیدا ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ معمولات کی مقدار نصف کر دیں یا ایک دن فاصلہ سے کریں۔ ص ۶۹۔

۹۱۰، اس زمانہ میں تلّت مجاہدہ پر وہی دولت نصیب ہوتی ہے جو سلف کو مجاہدہ عظیم پر تیسر ہوتی تھی۔ ص ۷۴۔

۹۱۱، کشف قبور بتدی کو معجز ہے۔ ص ۶۱۷۔

۹۱۲، نفع رسانی افضل عبادات ہے۔ ص ۷۸۔

۹۱۳، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کے مختلف طریق ہیں کبھی انس کبھی بیبت اس لئے سالک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف حیثیتوں سے خواب میں دیکھتا ہے۔ ص ۷۸۔

۹۵۵، دس دس بعض اقسام قبض اور میل الی المعصیت دگن ہوں کی طرف رغبت، کے چند منافع حسب ذیل ہیں ۱۱، اس شخص کو کبھی غرور نہیں ہوتا سمجھتا ہے کہ بد حال ہوں ۱۲، ہمیشہ ڈر تاربتا ہے۔ کیونکہ اپنے علم و عمل پر ناز نہیں ہوتا ۱۳، اس لغزش کے پیش اگھانے سے، شیطان کے مقابلہ میں قوت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ بس اس سے زیادہ کیا کرے گا۔ ۱۴، مرتے وقت و فترت یہ حالت پیش ہو جائے تو پریشان نہ ہوگا۔ کیونکہ زندگی میں ایک مرتبہ تجربہ ہو چکا ہے ۱۵، یہ شخص محقق ہو جاتا ہے اور دوسرے بتلا کی دستگیری آسانی سے کر سکتا ہے ۱۶، ہر وقت اپنے اوپر حق تعالیٰ کی رحمت دیکھتا ہے کہ ایسے نالائق کو سرفراز فرماتے ہیں ۱۷، اس حدیث کا برائے العین مشاہدہ کرتا ہے کہ مغفرت عبد کے عمل سے نہ ہوگی رحمت حق سے ہوگی۔ (نوٹ، نمبر ۱۱۰۳) سے تا ختم الامتداد لابل الاصطفاء کا خلاصہ ہے

حصہ چہارم

- (۱) اختلاف طبائع سے ثمرات کا اختلاف ہوتا ہے۔ ص ۳۱۔
- (۲) اگر کسی حین کی طرف میلان ہو تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ حقیقی جہیل حق سبحانہ ہے۔ دوسری طرف نظر نہ کرنا چاہئے۔ ص ۳۲۔
- (۳) مداومت عمل پسندیدہ ہے اگرچہ کم ہو۔ ایضاً۔
- (۴) مقام ہیبت میں سالک اپنے تمام افعال کو کفریہ خیال کرتا ہے اس مشاہدہ سے خود پسندی کی اصلاح و مشاہدہ قدرت اور اپنے عجز کا معائنہ ہوتا ہے تفصیل کے لئے اسکے بعد کا خط ص ۵۸ ملاحظہ ہو۔ ص ۳۴۔
- (۵) ذہول و لیسان میں بھی بعض حکمتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً استجد الی اللہ و القطع ماسوی اللہ۔
- (۶) شیخ کی صحبت زیارت سے سکون ہونا علامت مناسبت و مفتاح سعادت ہے۔ ص ۲۵۔
- (۷) جس پر غصہ ہو اس سے دور ہو جانا اور اعوذ باللہ پڑھنا اپنی خطاؤں اور غضب خداوندی کو یاد کرنا غصہ کا علاج ہے۔ ص ۳۶۔
- (۸) نوافل کا مکان میں ادا کرنا بہتر ہے مگر سکون و جمعیت اگر مسجد میں ہو تو گھر سے افضل ہے۔ ص ۳۷۔
- (۹) بعض طبائع کے لحاظ سے کسی کام کا پابندی سے نہ کرنا بھی اثر و برکت کے لحاظ

- سے دوام کے حکم میں ہے ۔
- (۱۰) جس شخص کو خدا کے ساتھ توکل و یقین کی دولت نصیب ہو جائے اسکو کبھی پریشانی نہیں ہوتی ۔ ص ۲۹ ۔
- (۱۱) قرض کا بار اٹھا کر شیخ کی صحبت میں رہنا فائدہ کو کم کرتا ہے ۔ ص ۴۰ ۔
- (۱۲) مبتدی کو اپنے ہم مشرب منتہی سے تنہائی میں ملاقات کرنا چاہیے مجمع سے اٹھ جانا چاہیے ۔ ایضاً ۔
- (۱۳) اپنی قبر کو دیکھنا فنا کی بشارت ہے ۔ ص ۴۱ ۔
- (۱۴) اصلاح نفس کا نسخہ شانہ اگر نمازی ہوں یا روزے ہوں ادا کرے تو بہ کرنا بد نظری سے احتیاط ہر اقبہ موت، تبلیغ دین کا مطالعہ، حقوق العباد سے بری الذمہ ہونا بلا ضرورت تعلقات کی کمی، مواعظ کا مطالعہ، اوقات فرصت میں شیخ سے ملنا ۔ ص ۴۲ ۔
- (۱۵) اگر تعلیم میں حرج ہو تو طالب العلم کے لئے نوافل غیر مناسب ہیں ص ۴۳
- (۱۶) جو قابل عظمت نہیں ہیں ان کی تعظیم بخرم خوشامد ممنوع ہے اگر شر سے بچنا مقصود ہو تو جاڑ ہے ۔ ایضاً ۔
- (۱۷) جن احکام سے شرعی احکام کا تعلق ہے ان کے علاوہ تمام بزرگوں کے قصوں میں دل کا قبول کرنا روایت کے لئے کافی ہے ۔ ایضاً ۔
- (۱۸) ایک طالب کی داستان ۔ ص ۴۹، ۵۵ ۔

(۱۹) جو شخص عشق میں مبتلا ہو اور صبر کرے اور پھر چائے تو وہ شہید ہے۔ ص ۴۹

(۲۰) تحمل سے زیادہ کام کرنے بھی قبض ہوتا ہے۔ ص ۵۲

(۲۱) ذکر کا مقصود یہ ہے کہ تعلق مع اللہ پیدا ہو جائے۔ ایضاً۔

(۲۲) طالب کو اپنے شیخ کے علاوہ کسی غیر سے تعلق تعلیم نہ رکھنا چاہیے گویا ہمارے ص ۵۳

(۲۳) اگر نکاح مفروض ہو تو صبر و ہمت سے کام لینا چاہیے۔ ص ۵۴

(۲۴) بندگی کو اپنی ترقی کا علم نہیں ہوتا ایسے تقلید آزمودہ شیخ پر ایمان لانا چاہیے۔ ایضاً۔

(۲۵) ضروری معاش میں مشغول ہونا بھی عبادت ہے ایسے اگر وظائف میں حرج

ہو تو دل گرفتہ نہ ہو۔ ایضاً۔

(۲۶) جس قدر تقویٰ بڑھے گا بیوی سے محبت بڑھے گی۔ ص ۵۵

(۲۷) کسی درد کے ناغہ ہونے پر برہنیت کرے کہ دوسرے وقت پورا کریں گے تو غلطی نہ کرے۔ ص ۵۶

(۲۸) خواب میں دیا کا پادکر والا پھر واپس آنا فنا و بقا کی علامت ہے۔ ایضاً۔

(۲۹) اچھے کام کی فکر بھی موجب ثواب ہے۔ ص ۵۷

(۳۰) اپنے حال کو کچھ نہ سمجھنا عبدیت ہے۔ ص ۵۸

(۳۱) ربیع کی مختلف قسمیں ہیں۔ ربیع طبعی و ربیع عقلی مثلاً گناہ پر ربیع طبعی نہ ہونے

پر ربیع ہونا ربیع عقلی ہے۔ ایضاً۔

(۳۲) کسی کام میں رسوائی کا خیال بھی حجاب ہے۔ ص ۵۸

(۳۳) دعا کا مقصود تفرع و زاری ہے اگر اردو میں ہو تو بھی بہتر ہے۔ ایضاً۔

(۳۴) غیر کی طرف مشغولی گزودہ فرشتہ ہی کیوں نہ ہو ایک گونہ حجاب ہے۔ ص ۵۸۔

(۳۵) ہیبت و انس کے متعلق خط ص ۳۳ اور ص ۵۸ بڑھنا چاہیے۔ ص ۵۸۔

(۳۶) قرآن شریف سے دلچسپی مذاق توحید کے غلبہ کی علامت ہے۔ ص ۶۲۔

(۳۷) خواب میں شیخ کا عمامہ باندھنا مقتداہت کی علامت ہے۔ ایضاً۔

(۳۸) اضطراری مجاہدہ اختیار کی کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ ایضاً۔

(۳۹) اگر مشغولی میں پاس انفس جاری نہ رہ سکے تو اس وقت ذکر لسانی

جاری رکھے۔ ایضاً۔

(۴۰) وظائف کی ایک تعداد مقرر کر کے پھر حسبِ نشاط جس قدر چاہے بڑھ سکتا ہے۔ ص ۶۳۔

(۴۱) حالت ضعف و نقاہت میں درود شریف کا درود بلا تہید علیہ بہتر ہے۔ ایضاً۔

(۴۲) آثارِ عبدیت و نزولِ کامل۔ ص ۶۶۔

(۴۳) مضامین گو مستحضر نہ رہیں مگر عبور کافی ہے جو آئندہ بوقت استعداد

کارآمد ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۴۴) مانع سوال کی اصلی وجہ یہ ہے کہ سوال میں سائل کو مذلت اور زجر میں مخاطب

کی ایذا ہے۔ اور یہ دونوں قبیح ہیں۔ ص ۶۷۔

(۴۵) داد و دہش کے احوال مختلف ہیں۔ بعض لوگوں کو دفعۃً دینا آسان ہوتا ہے

اور تفریقاً دینا مشکل اور بعض لوگوں کو اس کے عکس میں آسانی ہوتی ہے۔ ایضاً۔

(۴۶) چونکہ اخلاقِ عیالِ امڈ ہے اس لئے ان سے کج اخلاق یا عیثِ ناراضی ہے۔ ص ۶۸۔

(۴۷) مشتبہ چیزوں کے کھانے سے شہوات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ ص ۶۹
 (۴۸) لڑکوں کی طرف اگر خیال ہو تو منہ اور قلب دونوں پھیرنا چاہیئے یعنی دوسری
 طرف متوجہ ہو جائے۔ ایضاً۔

(۴۹) بعض طبائع کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے سے انقباض ہوتا ہے ان کو چاہیئے
 کہ دیر تک دعا کریں تاکہ اس انقباض میں کمی ہو جائے۔ ایضاً۔

(۵۰) حفظ و تلاوت دونوں کے ثواب جدا گانہ ہیں۔ ہر ایک کو اس کے احوال
 کے موافق شیخ تجویز کر سکتا ہے۔ ایضاً۔

(۵۱) نماز میں یکسوئی کی غرض سے آنکھیں بند کرنا جائز ہے مگر خلاف
 افضل ہے۔ ایضاً۔

(۵۲) اگر ضروری اعمال پر مداومت ہو تو دل نہ گننا قابل ملامت نہیں ہے۔ ص ۷۰۔

(۵۳) قرآن مجید یا کسی وار کے اثر سے رونابے ہوش ہونا اس میں ضعف قلب
 کو بھی دخل ہے۔ ایضاً۔

(۵۴) مراقبہ پاس انفاس کو بالا التزام رکھا جائے اگرچہ اس میں محویت ہو۔ ایضاً۔

(۵۵) ذکر کے آثار باقیہ مراقبہ کی یکسوئی سے بہتر ہیں۔

(۵۶) قلب سے نور کا نکلنا اور رفتہ رفتہ تمام جسم اور عالم کو محیط ہونا یہ ایک مراقبہ
 ہے جو یکسوئی کو مفید ہے۔ ص ۷۱۔

(۵۷) یکسوئی کے زوال سے ذکر کا اثر زائل نہیں ہوتا۔ ایضاً۔

(۵۸) اگر کسی غم یا مرض سے قبض طاری ہو تو مذموم نہیں ہے اس کے سبب کا تدارک کرنا چاہیئے۔ ص ۴۲۔

(۵۹) جب ادب کا غلبہ ہوتا ہے تو طالب بالمشافہ شیخ سے مخاطبت نہیں کر سکتا۔ ایضاً۔

(۶۰) ایک مریض کا خط۔ ص ۳۳۔

(۶۱) تغیرات طبعی نہ محمود ہیں نہ مذموم۔ ص ۴۲۔

(۶۲) احباب کے ساتھ خوش طبعی مفید ہے اگر معتدل ہو۔ ص ۴۵۔

(۶۳) حقوق العباد کا زیادہ خیال رہنا خاص سلسلہ امدادیہ کی ممت از علامت

ہے۔ ص ۴۶۔

(۶۴) اگر کسی خاص احوال کی وجہ سے عزیز و قریب نیکر کریں یا اس کے خلاف

پر اصرار کریں تو دل میں یہ جواب دے

تا تو احوالے نباشد بھو ما

حال ما باشد ترا انسانہ پیش

اور زبان سے معافی چاہے۔ ایضاً۔

(۶۵) جب منظر میں ظاہر کا غلبہ ہو تو اس کو اصطلاح میں تشبیہ کہتے ہیں مگر

اس طرف التفات نہ کرنا یہ تنزیہ مامور بہ ہے۔ ص ۴۷۔

(۶۶) ذکر جہر زیادہ نافع ہوتا ہے مگر سکون و جمعیت اگر خفی میں ہو تو وہ بہت

مناسب ہے۔ ص ۴۸۔

(۶۸) شیخ کا تصور بلا قصد آثار محبت میں سے ہے اور محبت موافق سنت ہے۔ ایضاً۔

(۶۹) شیخ کی روز خواب میں زیارت ہونا کچھ قابلِ وقعت نہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بالکل نہ ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ ایضاً۔

(۷۰) ازالہ غنودگی کے لئے ذکر میں تمباکو کے استعمال کا مضائقہ نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۷۱) درویش حرکتِ زبان کے ساتھ دوازہ تسبیح کے شمار کی موافقت ضروری نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۷۲) بجز رضائے مولا کوئی خواہش دل میں نہ ہونا حقیقت شناسی کی علامت ہے۔ ص ۴۹۔

(۷۳) ہر نعمت اس حیثیت سے کہ ہمارا عمل ہے یا سچ ہے اور اس حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ کا عطیہ ہے اور توفیق ہے قابلِ قدر ہے۔ ایضاً۔



حصہ پنجم

۱۱، مقتدی ہونے کی حالت میں اگر درود شریف بلا قصد قلب سے جاری ہو جائے تو کچھ ہرج نہیں مگر زبان کو حرکت نہ ہو۔ ص ۸۰۔

۱۲، عادات شیخ کا اتباع اس لئے کہ وہ باعث ازادی محبت ہے نافع ہے۔ ص ۸۱
۱۳، اتباع شیخ میں اس قدر انہماک نہ ہونا چاہیے کہ اور ضروریات میں غل پیدا ہو۔ ایضاً۔

۱۴، خواب کی تعبیر اگر صاف نہ معلوم ہو تو جواب دیدے تکلیف نہ کرے۔

۱۵، خواب کے جذبات بیداری سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ ص ۸۲۔

۱۶، بوقت ذکر کا پٹنا آواز کا چڑھنا دماغ کا بخود ہونا اگر ضعف نہ ہو تو یہ سلطان الاذکار کا اثر ہے۔ ایضاً۔

۱۷، عند الذکر اگر ذات حق تعالیٰ کا تصور قائم ہو اور صفات و اسماء سے ذہول ہو جائے تو یہ تجلی ذاتی ہوگی۔ ایضاً۔

۱۸، حالت مرض کی بیکاری صحت کے مجاہدہ سے کم نافع نہیں ہے۔ ص ۸۵۔

۱۹، غیبت سلوک کے متوسط احوال سے ہے جو محمود ہے مگر مقصود نہیں ہے۔ ایضاً۔

۲۰، جن کی قوت عقلیہ غالب ہوتی ہے اس کو یک سوئی کم میسر ہوتی ہے اور

اسی پر انوار والوں کے مکشوف ہونے کا مدار ہے۔ ص ۸۵۔
 (۱۱) کبھی صاحب حال پر انکار میں مجبوت نہ کرے احتمال ہے کہ الباعذر ہو کہ جس کا علم تم کو نہ ہو۔ ص ۸۹۔

(۱۲) اگر معاصی سے احتیاط کی توفیق میسر ہو تو کسی حال کی فکر نہ کرے۔ ص ۹۰۔
 (۱۳) اگر غصہ سے کوئی دینی یا دنیوی فساد برپا نہ ہو تو علاج کی ضرورت نہیں بلکہ نافع ہے۔ ص ۹۲۔

(۱۴) ذکر میں تسخیم حروف و تجوید کا اہتمام توجہ و یکسوئی کو مانع ہے اور یہی مدار ذکر ہے۔ ایضاً۔

(۱۵) عبدیت و تدلل جو نبوت کا خاص مذاق ہے شورش و دیوانگی سے افضل ہے۔ ص ۹۳۔

(۱۶) مال کے قبائح کا تصور کرنا اور اس انہماک سے جو معصیت کا سبب ہو جائے بچنا مال کی طبع کا علاج ہے۔ ایضاً۔

(۱۷) اپنے تمام امور کو خداوند تعالیٰ کے سپرد کرنا اور جنت کی تمنا اور فرخ سے پناہ مانگنا عین سنت ہے۔ ص ۹۴۔

(۱۸) جنت کا مشاہدہ کرنا اور دنیا سے کنارہ کشی اور موت کی تکلیف کو زاموش کرنا ایک بلند مقام کی علامتیں ہیں۔ ص ۹۵۔

(۱۹) جس کو اتباع سنت کا ذوق میسر ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک تمام

احوال و لطائف کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔ ص ۹۱۱۔

(۲۰) روحۃ مبارک کے نقشہ کو بوسہ دینا خلاف سنت ہے۔ ایضاً۔

(۲۱) نشر الطیب کا پڑھنا طاعون کا علاج ہے۔ ایضاً۔

(۲۲) اگر سفر میں تہجد کا موقع نہ ملے تو تیمم کر کے صرف ذکر ہی کر لینا موجب برکت ہے۔ ص ۹۱۲۔

(۲۳) ایصال ثواب بزرگان میں صرف ثواب کی نیت ہونا چاہیئے کوئی اور نیت یا دنیوی نفع کا خیال نہ کرے۔ اس مسئلہ کی بحث تتمہ شانیہ امداد الفضلوی ص ۲۲۳-۲۲۸ میں ملاحظہ ہو۔ ایضاً

(۲۴) اکابر پر بھی کوئی کیفیت دائمی نہیں رہتی ہے۔ ص ۹۹۔

(۲۵) بلا مشورہ شیخ کوئی مشغل نہ کرنا چاہیئے۔ ایضاً۔

(۲۶) کسی وار کے نہ ہونے سے تکمیل عبدیت ہوتی ہے اور عجب کی جو کٹتی ہے ص ۱۰۱۔

(۲۷) نام کے ساتھ بلا ضرورت کسی لقب کا زیادہ کرنا اہل تفاخر کا شعار ہے۔ ص ۱۰۲۔

(۲۸) اپنے گناہوں کی تلافی سے مایوس ہونا اور گھبرانا یہ شیطانی کید ہے جو خدا

کی رحمت سے ناامید کرتا ہے۔ ص ۱۰۳۔

(۲۹) ہندی کو یہ نسبت تلاوت کے کثرت ذکر نافع ہے تاکہ تلاوت کے

قابل ہو جائے۔ ایضاً۔

(۳۰) مر لیض کو اپنی کوتاہی پر نادم رہنا اور آئندہ تدارک کا عزم کرنا اور سچا

ذکر کے فکر کرنا کافی ہے۔ ص ۱۴۲۔

(۳۱) حضرت شیخ جلال تھانی سری کی سلطان الاذکار کی صورت ملاحظہ ہو
اصل کتاب۔ ص ۱۴۳۔

(۳۲) بارہ تہیج میں کسی ایک ذکر کی زیادتی سے دوسرے میں کمی ہو جائے
تو حرج نہیں ہے۔ ص ۱۴۵۔

(۳۳) اگر دعائیں وحشت ہو تو چند دعائیں منتخب کر کے توجہ سے پڑھے اور
دلچسپی کا خیال نہ کرے کیونکہ بعض طبائع میں سوچنے سے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ ص ۱۴۵۔
(۳۴) بعض امور کی اصلاح بغیر شیخ کے جہانی تادیب کے نہیں ہوتی ہے۔ ص ۱۴۶۔

(۳۵) کسی سخت بات پر ضبط کی اس وجہ سے فضیلت ہے کہ اس سے طبیعت
مسترد رہتی ہے۔ ایضاً۔

(۳۶) تمام عبادات میں حق تعالیٰ کا تصور باندھنا چاہیے اور اگر یہ نہ ہو سکے
تو الفاظ کا۔ ایضاً۔

(۳۷) مقتدی سرتی نماز میں اگر ذکر قلبی کرے تو بہتر ہے۔ ص ۱۴۷۔
(۳۸) اتباع شریعت کے ہوتے ہوئے سب حالات نورانی ہیں اگرچہ
ظاہراً ظلماتی ہوں اور اتباع کی کمی پر سب احوال ظلماتی ہیں مگر چر دیکھنے
میں تورانی ہیں۔ ص ۱۴۸۔

(۳۹) آجکل حبس دم مناسب نہیں ہے۔ ص ۱۴۹۔

۴۰) ذکر میں سر کے جھکے کو کوئی دخل نہیں ہے اور طبیعت کے جوش میں روکنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ایضاً۔

۴۱) ناجائز ملازمت جب تک جائز کا انتظام نہ ہو ترک ذکر سے۔ ص ۱۱۱

۴۲) بتدی جن امور پر بمشکل قابو پاتا ہے مٹھی اسی پر آسانی سے قابو پالیتا ہے۔ ص ۱۱۳

۴۳) شیخ کو بیعت اس شخص سے لینا چاہیئے جس پر دل کو طینان ہو۔ ص ۱۱۴

۴۴) بی بی سے ملاعبت حقوق باطن میں مضر نہیں ہے حق تعالیٰ کی طرف اتنا عطف عقلی کافی ہے مگر ملاعبت میں اعتدال ملحوظ رہے۔ ص ۱۱۵

۴۵) کافر کو خود سے بہتر اور خود کو ناقدر شناس نعمت الہی سمجھنا نیستی و فنا کی علامت ہے۔ ایضاً۔

۴۶) شیخ کو کسی حال کے نہ ہونے کی اطلاع دینا بھی نافع ہے۔ ص ۱۱۶

۴۷) کسی امر کا تخیل بھی زینہ مقصود ہے۔ ص ۱۱۷

۴۸) واردات کا ضبط کرنا ان کے حقوق کا ضائع کرنا ہے۔ ایضاً۔

۴۹) جاہ پسندی کا خیال اگر ضیعت بھی ہو تو قابل علاج ہے وقت پر ایسی بات

اختیار کرنا جو نفس پر شاق ہو مگر عرفان راہ پر بری نہ ہو اس کا علاج

ہے۔ ص ۱۱۸

۵۰) شیخ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ میرے حق میں اس سے زیادہ

نافع اور مہر نہ ہو گا۔ باقی بزرگی و کرامت اس کا علم اللہ کو ہے۔ ص ۱۱۹

۵۱) گفتگو میں جوش مناسب نہیں ہے ہر وقت ہوش سے کام لینا چاہیے۔ ص ۱۲۔
 ۵۲) یارب انت مقصود سی ترک الدنیا والاخرہ اس کے پڑھنے کا ہر شخص اہل نہیں ہے۔ ایضاً۔

۵۳) مقامات انبیاء پر غیر بنی کو رسوخ نہیں ہو سکتا مگر وہاں سے گذر سکتا ہے۔ ص ۱۲۱۔

۵۴) ابتداء میں طلب شوق اور انتہا میں انس دیکھیں کا غلبہ ہوتا ہے شوق میں التفات الی الخیر سے طبعی مانع ہے اور انس میں عقلی ہے۔ ص ۱۲۲۔

۵۵) معصیت کو علت نارضامندی حق تعالیٰ سمجھنا چاہیے لیکن طاعت کو رضامندی میں موثر نہ سمجھنا چاہیے۔ ایضاً۔

۵۶) قلب کی صفائی اصلاح اعمال سے ہوتی ہے۔ وظائف مرتب معین ہوتی ہیں۔ ص ۱۲۳۔

۵۷) یکسوئی کا نہ ہونا حصول مقصود میں مانع نہیں ہے۔ ایضاً۔

۵۸) بیعت اس وقت کرنا چاہیے جب کہ صحبت کے بعد طرینین کا طہیان حاصل ہو جائے۔ ص ۱۲۴۔

۵۹) جب سالک کو عالم قدس سے مناسبت ہو جاتی ہے تو باذن حق کوئی روح

ظاہر امور صالحہ میں اعانت کرتی ہے مثلاً تہجد کے وقت جگنا وغیرہ۔ ص ۱۲۵۔

۶۰) کسی بری بھلی بات سے ذہول ہو جانا اور فضول قصوں سے نفرت ہونا

فنائے حسی کی علامت ہے۔ ص ۱۲۶۔

۱۱) لے رب تو ہی میرا مقصود ہے۔ میں نے دنیا اور آخرت دونوں کو ترک کر دیا۔

(۶۱) اپنی بستی کو بھول جانا اور اپنے تمام حرکت کو حق تعالیٰ سے منسوب کرنا نائے علمی کی علامت ہے۔ ص ۱۲۷۔

(۶۲) شیخ محض واسطہ اور محرک ہے۔ ایضاً۔

(۶۳) آثار سلطان الاذکار کے فقدان سے کوئی ضرر نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۶۴) کسی کوتاہی پر اہلیہ سے اس طرح معافی مانگے کہ اس کو جرأت نہ بڑھ جائے۔ ایضاً۔

(۶۵) آواز خوش سے توجہ الی اللہ گہونا غلبہ توحید ہے کیونکہ مصنوع سے صالح کی طرف جذب ہوتا ہے۔ یہ میلان متقی میں زیادہ ہوتا ہے مگر اس پر عمل نہ کرنا اقرب الی التقویٰ ہے۔ ص ۱۲۸۔

(۶۶) بعض تبدی یا متوسط کو سماع سے بوجہ غلبہ حال طبعی نفرت ہوتی ہے۔ ایضاً۔

(۶۷) اگر سالک کو تدبر آیات و تلاوت سے بیاضتہ اسجد ہو تو بجائے ذکر کے اس کو اختیار کرے۔ ص ۱۲۹۔

(۶۸) اگر ذکر جہر سے اہلیہ کی تکلیف کا خیال ہو تو اس سے دریافت کر لیا جائے۔ ایضاً۔

(۶۹) کبھی غلبہ ذکر کے آثار سے غصہ بڑھ جاتا ہے جو عارضی ہے۔ ایضاً۔

(۷۰) هجوم و سادس بھی ایک مجاہدہ ہے۔ ایضاً۔

(۷۱) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے معتاب کرنا مقدم آدمی کا منصب ہے۔ ص ۱۳۰۔

۷۲، اگر معاصی کا داعیہ بالکل فنا ہو جائے تو آزمائش جو مکلف کی شان ہے بالکل جاتی رہے اور مستحق اجر بھی نہ رہے۔ ایضاً۔

۷۳، نسخہ شانیہ۔ ۱۔ تہجد ۴ رکعت تا بارہ رکعت بوقت تہجد یا بعد العشاء

۲۔ بعد تہجد بوقت فرصت ذکر لا الہ الا اللہ چھ سو سے

بارہ سو تک چہر معتدل سے اور درمیان میں

محمد رسول اللہ کہنا۔

۳۔ خمسہ نفس۔ ص ۱۳۱۔

۷۴، انبیاء علیہم السلام میں داعیہ معصیت کا نہیں ہوتا گو قدرت ہوتی ہے

جیسے ہم لوگوں میں پیشاب پینے کا داعیہ نہیں ہوتا، گو قدرت ہے اور اولیاء میں

داعیہ معصیت کا ہوتا ہے گو ضعیف ہی ہو جس کا مقابلہ اول سے آسان ہوتا ہے۔ ص ۱۳۲

۷۵، حیب بندہ مقام مرادیت سے فائز ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے محفوظ ہو

جاتا ہے۔ ایضاً۔

۷۶، جن صحابہ سے صدور کبار کا ہوا ہے اس وقت وہ اس مقام سے فائز

نہ تھے اس وقت ایک محفوظ ولی کو صحابہ پر فضیلت جزئی ہوگی جو بمقام بلہ

صحابیت کمزور ہے۔ ایضاً۔

۷۷، اگر ناجائز قلبی کا بے ساختہ تقاضہ ہو تو وہ تصویر ذات مع الذکر

سے افضل ہے۔ ایضاً۔

- (۸۷) بعض لوگوں کو صرف شنیعی کا مطالعہ قائم مقام ذکر ہو جاتا ہے۔ ص ۱۳۳۔
- (۸۹) حدیث میں وارد ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ ہر مسلمان کو اس میں گھوڑا باندھنا چاہیئے تو وہ زمانہ یہی ہے۔ مگر اس سے اہل وسعت مراد ہے۔ ایضاً۔
- (۹۰) علوم ولایت کا زیادہ تر منبع حضرات اہل بیت ہیں۔ ص ۱۳۵۔
- (۹۱) غفلت ذکر ناگنا ہوں سے بچنا اور ارتکاب گناہ پر فوراً توبہ کرنا اور پھر اس گناہ کی تکرار نہ پڑنا یہ سلوک کا حقیقی مقصود ہے۔ ص ۱۳۶۔
- (۹۲) کسی مقام پر پہنچنے کے بعد اس کو آخر مقصود سمجھ کر مشغولی میں کمی نہ کرنی چاہیئے بلکہ ہمیشہ اسکی ترقی میں جدوجہد کرتا رہے۔ ص ۱۳۷۔
- (۹۳) اور ادکے لئے اجازت اصطلاحیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ص ۱۳۸۔
- (۹۴) انوار جو قلب میں ہوں وہ نعمت ہیں اور وہی انوار حقیقتہ میں جن پر قرب مترتب ہوتا ہے۔ ایضاً۔
- (۹۵) شیخ سے تعلیم حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ اپنے تمام احوال و عیوب پیش کر کے تقویٰ میں کر دے۔ اور جو نسخہ شیخ تجویز کرے اسکو بلا تردد استعمال کرے۔ ایضاً
- (۹۶) شیخ سے اپنے کسی حال یا اعتقاد کو مخفی نہ رکھے۔ ص ۱۳۹۔
- (۹۷) ذکر میں نزاع کی کیفیت طاری ہونا سلطان الاذکار کی علامت ہے۔ ص ۱۴۱۔
- (۹۸) عہدیت کاملہ و منتهی نزول کے آثار ملاحظہ ہو۔ ص ۱۴۲۔
- (۹۹) اگر حالت شریعت کے موافق ہو تو خواب کتنے ہی مخالفت اور شدید

نظر آئیں حجت نہیں ہیں۔ ص ۱۴۲

۹۰، گلزار ابراہیم کا مطالعہ مفید ہے۔ ص ۱۴۶۔

۹۱، شوق کا اپنی رفتار سے بڑھنا مفید ہے اور خود بڑھانے میں اس کے ختم ہونے کا احتمال ہوتا ہے، لہذا جب دو شوق جمع ہو جائیں ایک مقصود دوسرا خود شوق کا شوق تو وہاں مقصود کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے۔ ص ۱۴۸

۹۲، کثرت بکام سے بعض اوقات شوق کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے گریہ کا نہ ہونا بھی مفید ہے۔ ص ۱۴۹۔

۹۳، ہر شخص کی استعداد جدا ہے جس کو صرف عالم الغیب جانتا ہے کہ اس کی تربیت کا کیا طریق ہے۔ ایضاً۔

۹۴، اطاعت یہی ہے کہ مشقت برداشت کرے۔ ص ۱۵۰۔

۹۵، مجاہدات علت وصول نہیں ہیں محض حیلہ ہے اور علت محض فضل ہے، ایضاً

۹۶، آداب شیخ سے یہ بھی ہے کہ علوم غیر ضروریہ میں اس کی طرف رجوع نہ کیا جائے۔ ایضاً۔

۹۷، انسان کو چاہیئے کہ اپنے قصور کی کسی سے معافی مانگ لے اور توبہ کا مکلف نہیں ہے۔ ایضاً۔

۹۸، تکرار سورت خصوصاً نوافل میں جائز ہے، مگر التزام نہ کرے۔ ص ۱۵۸

۹۹، قلب پر ائمہ کا بسط مبنی کلمہ ہوا فقط آئنا علامات دوست سے ہے۔ ص ۱۵۹

- (۱۰۰) جماعت کی نماز میں اگر کسی کو نہ ہو اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے۔ ص ۱۶۰۔
- (۱۰۱) سلسلہ امدادیہ میں بہ طریق متعارف تصرف و ہمت سے کام نہیں لیا جاتا ہے۔ طریق تعلیم صرف لسان ہے جو مطابق سنت ہے۔ ایضاً۔
- (۱۰۲) اگر محبت سے نماز میں سہو ہو تو مذموم نہیں ہے۔ ایضاً۔
- (۱۰۳) ہر مومن محبت ہے۔ ایضاً۔
- (۱۰۴) عیوب کے علاج کے لئے امام غزالی کے کتب کا مطالعہ مفید ہے۔ ص ۱۶۱۔
- (۱۰۵) بعض اوقات تواضع میں نعت کا انکار ہوتا ہے۔ ص ۱۶۲۔
- (۱۰۶) شیخ کی تجاویز کا اتباع اور اپنے احوال کی اطلاع ضروری ہے۔ ص ۱۶۳۔
- (۱۰۷) قدرت علی الاستحضار پر قناعت کر کے التزام کو ترک نہ کیا جائے۔ ص ۱۶۵۔
- (۱۰۸) حزن مجاہدہ عظیم ہے۔ ص ۱۶۶۔
- (۱۰۹) جس کیسوئی کا انسان سکھتے ہیں و اعتقاد ہی ہے اور خیالی یک سوئی نہ اختیار ہی ہے نہ مامور بہ۔ ص ۱۶۹۔
- (۱۱۰) سلوک کے مارج کا قطع کرنا حسن خاتمہ کی علامت ہے۔ ص ۱۶۱۔
- (۱۱۱) آبارع سنت و حُب شیخ کے بعد وصول مقصود میں کوئی خطرہ نہیں۔ ص ۱۶۲۔
- (۱۱۲) بعض لوگوں کو ہم بستری کے بعد قلب میں سختی و پریشانی محسوس ہوتی ہے جسکی وجہ قلت حرارت ہے۔ ص ۱۶۴۔
- (۱۱۳) محاسبہ نفس کا یہ بھی طہ تہ ہے کہ روزانہ اپنے روزنامہ سے شیخ کو

اطلاع دے۔ ص ۱۷۵۔

(۱۱۴) وقت تلاوت اگر یہ تصور کرے کہ اُمّہ جل جلالہ فرما رہے ہیں اور ہماری زبان سے مثل باجرہ کے آواز نکل رہی ہے تو کیسویں کیلئے مفید ہے۔ ایضاً (۱۱۵) تبلیغ دین کا مطالعہ حب دنیا کا علاج ہے۔ ایضاً۔

(۱۱۶) بعض لوگوں کو شیخ کی خدمت میں بیٹھ کر قلب سے غش کلمات نکلنے رہتے ہیں جبکی حقیقت یہ ہے کہ داخل نہیں ہوتے ہیں بلکہ خسارج ہوتے ہیں۔ ص ۱۷۷۔

(۱۱۷) اگر بات سوچ کر کی جائے تو غیبت والا یعنی باتوں سے نجات ہوتی ہے۔ ص ۱۷۸۔

(۱۱۸) رسالہ خاتمہ بالخیر کا مطالعہ اس مسئلہ میں شافی رسالہ ہے۔ ص ۱۸۱۔

(۱۱۹) خلوص و صدق میں کوتاہی معاف ہے۔ ص ۱۸۲۔

(۱۲۰) احوال بد و ن عمل بعض خیالات ہیں۔ ص ۱۸۵۔

(۱۲۱) بعض اوقات میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ قلب میں کوئی چیز آڑ رہی ہے یہ علامت قبض ہے۔ ص ۱۸۶۔

(۱۲۲) وسوس و خطرات کے ذخیرہ کی صورت مثالیہ ملاحظہ ہو۔ ایضاً۔

(۱۲۳) کبھی ذکر کے اثر طبیعت میں کھانے پینے وغیرہ میں خاص لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر وقت با وضو رہنے کو پسند کرتا ہے۔ ص ۱۸۷۔

(۱۲۴) خلوت میں جلوت کا تکرر رخ ہونے سے خلوت میں تعلیل نہ کی جائے۔ ص ۱۸۸۔

(۱۲۵) ہدیہ شیخ میں اگر تکلف ہو تو بارز اٹھایا جائے۔ ص ۱۹۰۔

(۱۲۶) ہیئت و انس احوال محمود سے ہے لیکن مقصود اس سے آگے ہے۔ ص ۱۹۲۔

(۱۲۷) تجلی خاص کا نزول ملاحظہ ہو۔ ایضاً۔

(۱۲۸) فراق میں اگر ضائے محبوب ہے تو وہ وصل سے افضل ہے۔ ایضاً۔

(۱۲۹) اس عالم میں مقصود عمل ہے اور عالم آخرت میں کیفیت مع الثمرات مطلوب ہے۔ ص ۱۹۲۔

(۱۳۰) ذکر لسانی مع توجہ قلب محض ذکر قلبی سے افضل ہے کیونکہ توجہ قلب میں تھوڑے عرصہ کے بعد اس سے ذہول ہو جاتا ہے اور مشاغل اسکو بزعم خود مستحضر سمجھتا ہے۔ ص ۱۹۵۔

(۱۳۱) اہل دل کی صحبت قرب و سکون کا باعث ہے۔ ص ۱۹۶۔

(۱۳۲) غلبہ تواضع و فنا میں کتے کا بچہ بھی اچھا محسوس ہوتا ہے۔ ص ۱۹۸۔

(۱۳۳) غلبہ فنا میں غیر کا ادنیٰ شائبہ بھی منقطع ہو جاتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۳۴) جس پر قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کا ظہور ہوتا ہے۔ نماز میں تسلی ہونے لگتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۳۵) گویا حق تعالیٰ کا موجود ہونا اور ایک روشنی مثل آفتاب کے ہلکے ابر میں نظر آنا تجلی ہے۔ مثال اقرب میں۔ ص ۱۹۹۔

(۱۳۶) اعزم ادائی حقوق اہل دین و غیر اہل دین کی صورت ملاحظہ ہو۔ ایضاً۔

ملہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ در حدیث

(۱۳۷) اصلاح عمل کی صورت ملاحظہ ہو۔ ص ۱۹۹۔

(۱۳۸) رمضانے مسنون یہ ہے کہ طلبِ حنائے کامل کے ساتھ دوزخ سے پناہ مانگی جائے۔ ایضاً۔

(۱۳۹) احوال اعمال سے متاخر ہیں۔ ص ۲۰۰۔

(۱۴۰) ورد کے یاد آنے پر پھر شروع کرنا یہ بھی حکمِ دوام میں ہے اور رمضانِ حق ہے۔ ص ۲۰۱۔

(۱۴۱) کسی جمع اور ریا کے خیال سے ورد کا ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۴۲) من لاورد لہ لاورد لہ یعنی جو ورد نہیں کرتا اس پر وارد نہیں طاری ہوتا ہے۔ ص ۲۰۲۔

(۱۴۳) اتباعِ سنت کا خیال ہونا نزول کے آثار سے ہے جو عروج سے افضل ہے۔ ص ۲۰۳۔

(۱۴۴) انظہار کا اہتمام جس طرح ریا ہے اخفا کا اہتمام بھی ریا ہے۔ ایضاً۔

(۱۴۵) درستگی کی فکر اور نادرستی کا اندیشہ درستگی کی علامت ہے۔ ایضاً۔

(۱۴۶) ریاضت میں آسان طریقہ کی تلاش خلافِ طلب ہے۔ ایضاً۔

(۱۴۷) آئین شوق سے افضل ہے جو باقی رہتا ہے۔ ص ۲۰۴۔

(۱۴۸) تواضع وہ ہے جو ہر ایک کے ساتھ ہو۔ ص ۲۰۵۔

(۱۴۹) دفعۃً سکوت کا ایک عرصہ تک بلا قصد طاری ہونا عالمِ غیب کے

جذب کی علامت ہے۔ ص ۲۰۹۔

(۱۵۰) ہمعصروں سے خود کو کمتر محسوس کرنا دلیل ترقی ہے۔ ص ۲۱۰۔

(۱۵۱) درد و مشریف کی کثرت سوزش اور حرارت کا علاج ہے۔ ص ۲۱۳۔

(۱۵۲) اعمال میں کوتاہی کا سبب ضعف ہے۔ دماغ کی تقویت کی جائے۔ ایضاً۔

(۱۵۳) اگر مشاغل و تعلقات کی کثرت اس کا باعث ہے تو ممکنہ کمی کی جائے اور

کیفیت شوقیہ کی کمی ہے تو سلف صالحین کا تذکرہ نہایت مفید ہے۔ ایضاً۔

(۱۵۴) معمولات کا احیاناً نافع ہونا بھی مصالح سے خالی نہیں ہے اپنا عجز اور حق

تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ عجب کا علاج، اشتیاق کی زیادتی، مافات پر ملال اور

سب سے زیادہ یہ کہ تسلیم و تقویٰ کا غرور بھی ہو جاتا ہے۔ ص ۲۱۴۔

(۱۵۵) ذکر موت سے اگر وحشت ہو تو جنت کا تصور کرے کہ وہ اعمال

عالمہ سے ملے گی۔ ایضاً۔

(۱۵۶) تصور باری تعالیٰ اور نعمتوں کا استحضار اور عجز عن المنکر کا خیال

جس کو دامنگیر ہو جائے بڑی دولت ہے۔ ایضاً۔

(۱۵۷) ہر کام میں اعتدال رکھنا تقاضائے سنت ہے، مثلاً بیہیت کے ساتھ

اُنس اور سوہن نفس مشاہدہ نعمت کا اہتمام تاکہ دوسروں کی خدمت اور

اپنا خاتمہ درست کر سکے۔ ص ۲۱۵۔

(۱۵۸) اگر کوئی شخص منہ پر تعریف کرے تو اس کو روکنا موافق سنت ہے ص ۲۱۶

(۱۵۹) اچھے لوگوں میں بیٹھنے یا تعظیم و تکریم سے شر ماننا تو وضع کے آثار سے ہے۔ ایضاً۔

(۱۶۰) موت کی یادداشت اور ظاہری تجمل سے وحشت اُٹا زبرد سے ہے۔ ص ۲۱۶
(۱۶۱) کسی کے کام کرنے سے پہلے اس کے جواز و عدم جواز پر مطلع ہونے سے شکر کرنا آثارِ خشیت سے ہے۔ ص ۱۱۰۔

(۱۶۲) دفعۃً یہ محسوس ہونا کہ حق تعالیٰ سے قلب منقطع ہو گیا علامتِ قبض ہے۔ ایضاً
(۱۶۳) اعمال میں بلا عذر خلل کا اگر تدارک نہ کیا جائے تو پھر کوتاہیوں پر تاسف جاتا رہتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۶۴) اگر کسی سے خشونت ہو جائے تو دوسرے وقت معافی مانگنے سے کج خلقی میں اعتدال ہو جائے گا۔ ص ۲۱۸

(۱۶۵) مواظبت کا کثرت اور غور سے دیکھنا یکسوئی اور اصلاح کے لئے مفید ہے۔ ص ۲۱۹
(۱۶۶) گناہوں پر اگر طبعی شرمندگی نہ ہو تو عقلی کافی ہے اسی طرح طبعی اُمید کے ساتھ خوفِ عقلی ہو تو کوئی ہرج نہیں۔ ص ۲۳۱۔

(۱۶۷) رضا بالقضاء اور الدعاء پر بالقضاء میں تعارض نہیں ہے کیونکہ دعاء سے صورتِ بلا کا دفع مقصود ہے نہ رحمت کا۔ اور رحمت صورتِ بلا میں منحصر نہیں اور حیب وہ صورتِ دفع نہ ہو اس پر راضی رہے۔ ص ۲۲۵۔

۱۵ دعا و قضاء کو دفع کر دیتی ہے۔

(۱۶۸) ریاضت کے ساتھ اصول طریقی کی واقفیت بھی ضروری ہے جو وقتاً فوقتاً شیخ کو اطلاع کرنے سے ہوتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۶۹) بوقت تہجد اگر بلا اختیار اہلیہ کی طرف میلان ہو تو ہرج نہیں ہے۔ ص ۲۲۶۔
(۱۷۰) کسی ذاکر کی آواز سے آواز ملا کر ذکر کرنے میں کوئی ہرج نہیں بشرطیکہ اس کو اطلاع نہ ہو۔ ایضاً۔

(۱۷۱) اگر ساک کو ایسی حالت پیش آئے کہ اظہار احوال کے لئے الفاظ نہ مل سکیں تو یہ اس کے احوال کے واقعی ہونے کی دلیل ہے جن کو الفاظ میں ادائیں کر سکتا۔ ص ۲۲۷۔

(۱۷۲) شیخ کی مختلف نسبتوں سے مختلف فیوض ہوتے ہیں جن کا ادراک اسکی خاص شان سے ہوتا ہے۔ ص ۲۲۸۔

(۱۷۳) واردات قلب پر اس وقت عمل کرنا چاہیے جب کہ اس درود بار بار ہو یا ایک بار ہو تو قوت کے ساتھ ہو۔ ایضاً۔

(۱۷۴) مستحبات کے لئے تحمل سے زیادہ مشقت و تعب برداشت کرنا مناسب نہیں ہے۔ ص ۲۳۲۔

(۱۷۵) نماز میں مقتدی کی رعایت غیر اشد کی رعایت نہیں ہے بلکہ حکم الہی کی رعایت ہے۔ ص ۲۳۲۔

(۱۷۶) خطبہ جمعہ دو عظیمین اگر ذکر قلبی باعث سکون ہو تو اس کا شغل

مخل نہیں ہے، مگر زبان سے حرکت نہ کرے۔ ص ۲۳۶۔

(۱۷۷) ساک پر بیعت سے اپنے ارتداد یا کفر کا شبہ ہونا علامت خشیت سے ہے، ایضاً۔

(۱۷۸) اگر بد نظری کی شکایت ہو تو یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور یہ بھی خیال رہے کہ اگر تیرا کوئی بزرگ، استاد، یا باپ، یا پیر ایسی حالت میں دیکھ رہا ہو تو شرابا جائے گا، کیا تجھ کو خدا سے جیا نہیں آتی ہے۔ ص ۲۳۸۔

(۱۷۹) شیخ سے زائد بعد میں شوق کا غلبہ ہوتا ہے اس لئے شورش ہوتی ہے اور قرب میں اُٹس رہتا ہے، اس لئے سکون ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۸۰) کسی حالت پر قائم نہ رہنا یہ اسما و متغایہ کی تجلی ہے۔ ایضاً۔

(۱۸۱) قرب مقصود کے بعد احوال کی متنا تنزل ہے۔ ص ۲۳۹۔

(۱۸۲) مبتدی کو قبل از تکمیل امر بالمعروف مناسب نہیں ہے اسی وجہ سے آیات قتال کے نزول میں تاخیر ہوئی۔ ص ۲۴۰۔

(۱۸۳) الحیاء والایمان یہ عجز نہیں ہے بلکہ مشاہیر عجز ہے کہ باوصف قدرت بوجہ غلبہ حیا رک کر بولتا ہے کہ کوئی کلمہ خلاف رضا صادر نہ ہو اور کبھی عجز اس وجہ سے ہوتا ہے کہ بوجہ غلبہ التفات الی الحق علوم اصطلاحیہ سے ذہول ہونے لگتا ہے اور ایک عجز کی منہی غیر مغلوب الحال کو ہوتی ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اصل مقصود انسان کا یہ ہے کہ ذکر میں مشغول رہے اور کلام مقصود نہیں

ہے ایسی حالت میں جب کلام میں مشغول ہوگا تو اچھاٹ دل سے ہوگا اور اس وقت بھی اس کو ذکر کی طرف کشش ہوگی اگر ایسے شخص کو عتی نہ ہو تو اس کا سبب حال کا غلبہ ہے۔ اس کے متعلق ص ۲۴۸ بھی پڑھا جائے۔ ص ۲۴۲۔

(۱۸۴) مسجد میں جا کر جوتے سیدھے کرنا اور پانی لوٹوں میں بھرنا اور موقعہ ہو تو جھاڑ دینا اس میں کبر کا علاج ہے۔ ص ۲۴۳۔

(۱۸۵) اگر باوجود غلبہ حال کے اس پر عمل نہ کرے اور تقویٰ اور تورع کا فیض رکھے تو یہ کمال و مجاہدہ عظیمہ ہے ورنہ کم بہتی ہے۔ ص ۲۴۴۔

(۱۸۶) بلا اجازت شیخ امر بالمعروف نہ کرے۔ ص ۲۴۵۔

(۱۸۷) بعض اوقات قرب مقصود بعد کی صورت میں ہوتا ہے۔ ص ۲۴۶۔

(۱۸۸) بعض کا اصلاح نفس کی غرض سے کسی امر منکر کا عزم بھی کافی ہو جاتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۸۹) حصول نسبت کی دعائیں مطلوب ہے۔ ص ۲۴۷۔

(۱۹۰) ثمرات پر نظر نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے انتظار میں نہ رہے ورنہ دعائیں تو کوئی ہرج نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۹۱) تعلق مع اللہ اور رضائے حق باہم متلازم ہیں اسی کو نسبت بھی کہتے ہیں۔ ص ۲۴۸۔

(۱۹۲) انکشاف و انکشاف اگر بلا توجہ و دلچسپی ہوں تو کچھ بھی مضر نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۹۲) بندی کو عرصہ تک خلق کے نفع و ضرر سے یکسور ہٹنا چاہیے مگر بحالت
احفظ راجی ص ۲۵۰

(۱۹۳) بعض اوقات اثناء ذکر میں اپنے دست یوسی کو دل چاہتا ہے جس کا
کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۹۵) سماع خود مذموم نہیں ہے مگر بعض اوقات معصیت کا باعث ہو جاتا
ہے اس لئے بچنا چاہیے۔ ایضاً۔

(۱۹۶) کبھی کسی امر محمود کا سبب معصیت بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ گناہ جو توبہ
کا سبب ہے۔ ص ۲۵۱۔

(۱۹۷) خلوت میں اشعار کا پڑھنا اگر اعتدال سے ہو تو کوئی مضائقہ
نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۹۸) شیخ کی غیبت میں طالب کا تڑپنا اور حضور میں سکون دونوں محبت میں
ایک ہیں۔ اول شوق۔ دوسرا انس۔ ص ۲۵۲۔

(۱۹۹) خواب میں چونکہ معافی کا غلبہ ہوتا ہے اس لئے اس کے جذبات بیداری
سے مختلف ہوتے ہیں۔ ایضاً۔

(۲۰۰) بچوں سے محبت کرنا اور کھیلنا تکبر کے نہ ہونے کی دلیل ہے۔ ص ۲۵۳۔

(۲۰۱) تیز رفتار اور صالحین کی محبت عین حق تعالیٰ کی محبت ہے۔ ایضاً۔

(۲۰۲) کسی کی دینداری اور حالت کا امتحان نہ کرنا چاہیے۔ ایضاً۔

۱۷۳۔ بددیون سے طبعی نفرت یہ عذر نہیں ہے مگر یہ خیال کرے کہ ممکن ہے
 اوان میں بھی کوئی ایسی صفت ہو کہ عند اللہ ہم سے اچھا ہو۔ ایضاً۔

۱۷۴۔ کسی چیز کے ذہول و سببان سے بھی استغفار کرنا آداب عبادت
 سے ہے۔ ص ۲۵۵۔

۱۷۵۔ وسوس کو عدم الاتفات کے ساتھ مذموم بھی سمجھنا چاہیے۔ ص ۲۵۶۔
 ۱۷۶۔ طبائع کے لحاظ سے بعض پر حبت خدا کے آثار کا غلبہ ہوتا ہے بعض
 پر حبت نبوی کا اور دونوں میں منافات نہیں ہے اس لئے دونوں محبوب
 ہیں صرف لون کا اختلاف ہے مگر اعتقاد ممکن و واجب کی حجت کا جو فرق
 ہے اس کا لحاظ ضروری ہے۔ ص ۲۵۸۔

۱۷۷۔ خالق و مخلوق کے تعلقات کے لحاظ سے خوب خدا سے خواب غور
 حرام نہیں ہوتا ہے۔ ایضاً۔

۱۷۸۔ تنہائی کی وحشت اختلاط کی رقت سے بہتر ہے پہلی عارضی ہے
 دوسرا حظ نفس ہے۔ ص ۲۵۹۔

۱۷۹۔ درود شریف سے روٹ گئے کھڑے ہونا ایک قسم کا وجد ہے جو
 حجت نبویہ سے ہوتا ہے۔ ص ۲۵۹۔

۱۸۰۔ کسی عاصی کو حقیر نہ سمجھا جائے اس پر غصہ کے وقت اپنے عیوب
 کا استحضار کیا جائے۔ ایضاً۔

- (۲۱۱) نظر بازی کا تھوڑا سا مرض بھی قابل علاج ہے لہذا جس شخص کی گفتگو میں لذت اُسے اُس سے فوراً جدا ہو جانا چاہیئے۔ ص ۲۶۱۔
- (۲۱۲) کسی حالت کے اعادہ کا اہتمام کرنا مضر باطن ہے۔ ایضاً۔
- (۲۱۳) اگر غلبہ تو واضح و وسعت رحمت کی وجہ کسی امر منکر پر غفہ نہ اُسے تو کچھ ہرزہ نہیں جس وقت کہ عقلاً اُس کو برا سمجھتا ہے۔ ص ۲۶۲۔
- (۲۱۴) بعض طبائع کو لزوم میں گرانی ہوتی ہے اور اختیاری میں بے تابست اور کام میں سہولت ہوتی ہے اور بعض کو بالعکس۔ ص ۲۶۳۔
- (۲۱۵) احوال اعمال پر استقامت کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایضاً۔
- (۲۱۶) غلبہ تذلل محمود ہے مگر نہ اس قدر کہ نعمت کا کفران ہو جائے اگر اچاناً ایسا غلبہ ہو تو موجودہ نعمت کا استحضار مفید ہے۔ ص ۲۶۵۔
- (۲۱۷) خیالات و وساوس کی ممانعت میں زیادہ انہماک مضعفت قلب ہے خوف سے افضل شوق ہے۔ ص ۲۶۶۔



حصہ ششم

(۱) اپنے لئے کسی حال کو تجویز کرنا اُداہ عبدیت کے خلاف ہے۔ ص ۱
 (۲) شیطان کا صورت شیخ میں متشکل نہ ہونے کے سبب دلائل قطنی ہیں اور
 دائمی بھی نہیں ہیں۔ ایضاً۔

(۳) اگر کبھی یہ حالت طاری ہو کہ یہ خیر خدا لئے تعالے کے تمام موجوداتِ نظر
 سے غنی ہو جائیں تو یہ صورت فنا کی ہے اور اس کا گاہ گاہ ہونا بھی درست ہے۔ ص ۲
 (۴) وارداتِ قلبی پر ناز و التفات کرنا ہلاکت ہے۔ ص ۳۔
 (۵) سلطان الاذکار کی آواز اپنے ہی اندر کی ہے مگر چونکہ ذریعہ یک سوئی کا
 ہے اس لئے نافع ہے۔ ص ۴۔

(۶) اگر روزِ زیادہ تعداد میں قضا ہو جائے تو استغفار کافی ہے۔ ایضاً۔
 (۷) مواضعِ منہیہ جیسے پاشخانہ یا جماع کے وقت ذکر نہ کرے البتہ دل
 سے دھیان رکھے۔ ص ۵۔

(۸) فرائض و سنن مؤکدہ کو بالاعلان پڑھنا چاہیئے۔ ص ۶۔
 (۹) ازکار میں زیادہ نافع یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے دیکھنے کا خیال رکھے۔
 (۱۰) عبادات میں طبعی رغبت استحکام و دوام سے پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی

بدت حسب استعداد مختلف ہوتی ہے۔ ص ۷

۱۱۱) تفاخرو ریاء و بیہودہ گوئی کا یہ علاج ہے کہ قصداً ایسے کام کرے جو تفاخر کے خلاف ہوں اور فرائض و سنن کے سوا سب اعمال پوشیدہ ادا کرے اور سوئچ کر بولے اور کوتاہی پر (۲۰) رکعت جہانہ میں پڑھے۔ ص ۱۰۔

۱۱۲) ذکر سے اگر حرارت بڑھ جائے تو یہ تصور کرے کہ میرے قلب سے چاند نکلا ہوا ہے۔ ایضاً۔

۱۱۳) بقائے شوق کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ شمار ذکر میں شوق کا حصہ چھوڑ دیا جائے اور ستمل سے زیادہ نہ ہو۔ ایضاً۔

۱۱۴) تلاوت کے وقت یہ خیال کرے کہ حق تعالیٰ مرے پڑھنے کو سن رہے ہیں ص ۱۱۔

۱۱۵) اگر ذکر کی تعداد ایک جلسہ میں پوری نہ کرے تو دو جلسہ میں پوری کرے۔ ایضاً۔

۱۱۶) نیا حال نہ ہونا بھی ایک حال ہے کیونکہ وہ دلیل ہے کہ کم از کم انحطاط تو نہیں ہے۔ ص ۱۲۔

۱۱۷) کسی قبل قیام پر غصہ آنا مذموم نہیں ہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ باوجود غصہ کے اس پر عمل نہ ہو۔ مگر جس وقت کہ دل میں غبار بڑھ جانے کا احتمال غالب ہو تو اس وقت غصہ نکالنا افضل ہے۔ ص ۱۸۔

(۱۸) جن مشاغل میں قوت فکریہ کام کرتی ہے ان میں نیند کا غلبہ نہیں ہوتا بخل
ذکر وغیرہ کے کہ اس میں غلبہ ہوتا ہے۔ ص ۱۹۔

(۱۹) مبتدی کا گناہ کرنے والوں سے نفرت کا باعث کبر نفس یا تقدس کا
دعویٰ ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۲۰) عارف کا ہزبان بھی عرفان ہے۔ ص ۲۳۔

(۲۱) سوتے ہوئے ذکر کا جاری رہنا یا سانس کی آواز سے ذکر کا محسوس ہونا مکمل
نہیں ہے گو علامت محمود ہے۔ ص ۲۵۔

(۲۲) غلبہ قبض کے وقت کیمیائے سعادت یا کتاب الرحمن اربعین
کا مطالعہ مفید ہے۔ ص ۲۶۔

(۲۳) لباس میں صلیحہ کا اتباع کرنا جب کہ نیت اچھی ہو تو ریا نہیں ہے۔ ایضاً۔
(۲۴) اگر شیخ کو اپنے احوال کی اطلاع اور اس کی تعلیم کا اتباع کرتا رہے تو
شیخ سے دوری مضر نہیں ہے۔ ص ۲۷۔

(۲۵) شیخ چونکہ مشاہدہ ہوتا ہے اس لئے اس کا خوف طبعاً بہ نسبت ذات
باری تعالیٰ کے زیادہ ہوتا ہے۔ ص ۲۸۔

(۲۶) شیخ کی صحبت بدوین ریاضت کے بھی نافع ہے۔ اگر استفادہ ہو۔ ایضاً۔

(۲۷) بقا دائرہ و رسوخ ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہے۔ دیگر نہ ہوتا چاہیے۔ ص ۲۹۔

(۲۸) کام اگر دھن و دھیان کے ساتھ قلیل بھی ہو تو کافی ہے۔ ص ۳۱۔

(۲۹) بیداری میں آسمان سیاہ کھٹ جانا اور چھلکے ہو کر گرنا یہ فنا ہے بستی کی صورت مثالیہ ہے اور اس فنا کی ابتدا اصول اخلاق سے شروع ہوتی ہے جو مقبوع ہونے میں سموات کے مشابہ ہیں۔ ص ۲۲۔

(۳۰) مبتدی کو اخبار کا مطالعہ مضر ہے۔ ایضاً۔

(۳۱) کسی روز آنکھ نہ کھلنا بھی بہتر ہے اگر اس پر ندامت ہو۔ ص ۳۲۔

(۳۲) عیوب کا احساس ہونا بڑی رحمت ہے۔ ایضاً۔

(۳۳) کبر تمام معاصی کی جڑ ہے۔ ص ۳۵۔

(۳۴) بعض کیے عسرت بھی مجاہدہ ہے۔ ایضاً۔

(۳۵) عشق مجازی اس وقت فطرہ حقیقت ہے جس وقت وہ باری تعالیٰ کے

عشق کا ذریعہ بن جائے۔ ص ۳۶۔

(۳۶) مبتدی پر شورش غالب ہوتی ہے اور فتنہ پر سکون اور پھر اس انتہا میں

بھی درجات غیر متناہیہ ہیں۔ ص ۳۷۔

(۳۷) ذکر سے قلب میں نرمی آتی ہے مثلاً ضعف اور جانوروں پر رحم آنے لگتا

ہے یہ آثار محمود ہیں مگر کمال نہیں ہے۔ ص ۳۸۔

(۳۸) جس شیخ سے علاقہ تعلیم ہو اور اس کے متعلقہ کسی شبہ کا حل کرنا ہو تو بغیر

عام تحقیق کرنا چاہیے تاکہ باعث کدورت نہ ہو۔ ص ۳۹۔

(۳۹) عمدہ علامت کے ہوتے ہوئے بُرے خیالات کی مثال ایسی ہے جیسے

کھسی آئینہ کے سطح پر ہوتی ہے گواندر نظر آتی ہے۔ ص ۴۳۔

(۴۰) رنج طبعی وہ ہے کہ اس میں اختیار نہ ہو۔ ص ۴۶۔

(۴۱) ایک عالم اپنی عدم تعلیم کے مواخذہ سے اس وقت بری ہو سکتا ہے،

جس وقت کہ اسکے قائم مقام کوئی دوسرا عالم وہاں اس فرض کو پورا کرتا ہو۔ ص ۴۸۔

(۴۲) (صد کتاب و صد ورق و درنا رکن) سے وہ کتب و ادراک مراد ہیں جو حاجب

ہیں۔ ایضاً۔

(۴۳) بحجم مرض سے اگر اور ادیں نقص ہو جائے تو اس کے تلافی کی ضرورت

نہیں ہے۔ ص ۴۹۔

(۴۴) روحانی امراض کے علاج کے لئے تبلیغ دین کا مطالعہ مفید ہے پھر جو اثر

باقی رہے اس میں مشورہ شیخ سے لینا چاہیئے۔ ص ۵۱۔

(۴۵) اپنے عمل کو قابل قبول اور درجہ کا مستحق نہ قرار دیا جائے۔ ص ۵۳۔

(۴۶) نماز میں قرآن اس طرح پڑھنا چاہیئے کہ گویا جناب باری تعالیٰ کی پیشی میں

عرض و معروض کر رہا ہے۔ ص ۵۴۔

(۴۷) بعد نماز کے حب خدا و رسول و حب شیخ کے لئے دعا کرنا عین سنت ہے ایضاً

(۴۸) یاد الہی کا بروقت مستحضر ہو جانا ابتداءً نسبت کی علامت ہے۔ ص ۵۵۔

(۴۹) عجز و انکسار کامیابی کی دلیل ہے۔ ایضاً۔

(۵۰) معصیت کا چھوٹ جانا ہزاروں ذکر و شغل سے افضل ہے۔ ایضاً۔

(۵۱) سورہ اخلاص کا تہجد میں کر پڑھنا مشائخین نے ان پڑھ لوگوں کے لئے تجویز فرمایا تھا ورنہ مسنون یہ ہے کہ کوئی سمورت معین نہ کرے۔ ص ۵۵۔

(۵۲) ہر شخص کا مجاہدہ اسکی طاقت و استعداد کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے اور اسی میں اسکی کامیابی ہے۔ ص ۵۶۔

(۵۳) جوانی کے بعد بڑھاپا اور کمزوری طاری ہونے کا ایک راز یہ بھی ہے کہ ررج کو نکلنے میں سہولت ہو اور جن کو اس زمانہ میں بھی تکلیف ہوتی ہے وہ بعض اظہار قدرت ہے۔ ص ۵۷۔

(۵۴) مریض بہ نسبت صحیح کے مقصود سے زیادہ قریب ہے۔ ص ۵۸۔

(۵۵) اپنی اصلاح پر ناز نہ کرنا چاہیے اور نہ اکتفاء ورنہ شیطان بے فکر کر کے سب اوقات کی کسر نکال لیتا ہے۔ ص ۶۰۔

(۵۶) اسما بدیرتین کا کسی غرض دینی کے لئے پڑھنا بھی موجب ثواب ہے۔ ص ۶۱۔

(۵۷) (لا الہ الا اللہ) کی کشش میں اپنی شکل کا سامنا ہونا اور (ہو) کی کشش پر فنا ہو جانا ذکر کے احوال میں سے ہے جو محمود ہے مگر وہ مقصود نہیں ہے۔ ص ۶۲۔

(۵۸) بتدی کے لئے وعظ و نصیحت کرنا خطرناک ہے پہلے اس کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ ص ۶۳۔

(۵۹) انتہی پر کبھی زواہل کا غلبہ ہونے لگتا ہے تو ان کے لئے مجاہدہ ثانیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ مجاہدہ یہ ہے کہ ان امور کی طرف علم یا عموماً مطلقاً

التفات نہ کیا جائے اور ذکر کی طرف توجہ نہ رکھی جائے۔ ص ۶۶۔

۶۰، ناک کی سوراخ میں حرکت یا محسوس ہونا کہ ناک سے خون بہہ رہا ہے اور چھن چھن کی آواز کا سننا یہ سب سلطان الاذکار کے آثار ہیں۔ ایضاً۔

۶۱، حزب البحر کے در سے اگر رضائے حق مقصود ہو تو زکوٰۃ کی ضرورت نہیں ہے۔ ایضاً۔

۶۲، ایک وقت معین تک اپنے عیبوں کو سوچنا اور زبان سے خود کو بیوقوف و نالائق کہنا اصلاح کے لئے اکیسر ہے۔ ص ۶۷۔

۶۳، بچوں کو حد سے زیادہ نادب مضر ہے۔ ص ۷۰۔

۶۴، پان و تمباکو حقہ و سگریٹ یہ تینوں ایک ہی درجہ میں ہیں ضرورت میں مباح اور بلا ضرورت مکروہ، مگر پان و تمباکو مناسب ہے کیونکہ وضع اہل علم کے خلاف نہیں ہے اور حقہ و سگریٹ دراصل فاق یا کفار کی اصل عادت ہے۔ ص ۷۱۔

۶۵، وساوس کو دل سے برا سمجھنا کافی ہے اسکا حسرت و غم میں مشغول ہونا مضر ہے۔ ص ۷۱۔

۶۶، اپنے اعضاء کو بوسہ دینا اور دوسروں کو بوسہ دینے کی خواہش دینا اور اسباب سے نظر اٹھ جانا غلبہ توحید کی علامت ہے۔ ص ۸۱ و ۸۲۔

۶۷، لا الہ الا اللہ میں نفی کا تصور اور الا اللہ میں اثبات کا تصور جیسا کہ بعض کتب مشہورہ میں مندرج ہے اکثر طبائع میں اس کا التزام تشویش کا باعث ہوتا ہے۔ ص ۸۳۔

۶۸، سنت کے موافق کام ہونے سے بے شاشت ہونا اور خلاف سنت سے

مکدر ہونا عین مقصود ہے۔ ص ۸۵۔

(۶۹) ہاتھ پاؤں کا سرد اور بے حس ہونا، طاقت کا سلب ہونا، سانس کا مشکل سے آنا اگر کوئی مرض نہ ہو تو یہ سب سلطان الاذکار کے آثار ہیں۔ ص ۸۶۔

(۷۰) شوق میں گرید و محبت کا بحجم ہوتا ہے انس میں اعتدال رہتا ہے۔ ص ۸۷۔

(۷۱) کسی علاج کو روز مرہ کرنے سے اسکی تاثیر میں کمی ہو جاتی ہے لہذا جب مرض کا غلبہ ہو اس کا علاج کر لیا ورنہ نہیں۔ ص ۸۹۔

(۷۲) خواب و منامات کو مقام میں کوئی دخل نہیں ہے۔ ص ۹۱۔

(۷۳) ذکر کرتے وقت معاصی کے تذکرے لفظ اللہ کا تلفظ بمشکل ادا ہونا کمالِ توبہ کی علامت سے ہے۔ ص ۹۲۔

(۷۴) اگر غلطی کا اعلان ہو جائے تو اصلاح کا بھی اعلان کرنا چاہیے۔

(۷۵) اصل شکر یہ ہے کہ وضوح حق کے بعد اپنے قول یا فعل سابق پر اصرار یا تاویل اور حیلہ نہ کیا جائے۔ ص ۹۶۔

(۷۶) اجتہادیات میں دوسرے مقابل پر طعن یا اس کو یقیناً خلاف حق نہ کہنا چاہیے۔ ص ۹۹۔

(۷۷) جس شخص سے اللہ کے لئے تعلق ہو اور کوئی دنیاوی غرض نہ ہو تو اسکو خوش کرنا یا نہیں ہے۔ ص ۱۰۱۔

(۷۸) تمام مجاہدات کا دار و مدار بہت پر ہے۔ ص ۱۰۲۔

(۸۰) کسی خاص موقعہ پر محبت کا زیادہ ہونا پہلی محبت کی قلت کی دلیل نہیں ہے۔ ص ۱۴۔

(۸۱) ذاکر کو جاڑوں میں پسینہ آنا کبھی دارو کی قوت کبھی بدن کا ضعف کبھی یہ دونوں چیزیں اس کا سبب ہوتی ہیں۔ ایضاً۔

(۸۲) طالب کو چند روز تک شیخ کی باتوں کو سُکر غور کرنا چاہیئے اور سوال و جواب نہ کرنا چاہیئے۔ ص ۱۵۔

(۸۳) غیر عالم کو قصص الانبیاء خلاصۃ الانبیاء و تذکرۃ الاولیاء کا خود دیکھنا مناسب نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۸۴) تہجد میں سنو نہ رکعات سے زیادہ پڑھنا چاہیئے تو نفلوں کی نیت کرے۔ ایضاً۔

(۸۵) طالب کو صرف حالات کی اطلاع اور تعلیمات کی اتباع کافی ہے رائے مذہبی چاہیئے۔ ص ۱۶۔

(۸۶) معمولات کا بدستور بلاناغہ پورا ہونا استقامت فوق الکرامت ہے۔ ایضاً۔

(۸۷) ہر امر میں شریعت کو معیار قرار دینا چاہیئے اپنے احساسات کا اعتبار نہ کرے۔ مثلاً کوئی شخص شیخ کو با وضو خط لکھنے کا التزام کرے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ ایضاً۔

(۸۸) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اگر نفس خارج ہو تو چند بار کی مخالفت سے یہ ذمہ جاتا رہتا ہے۔ ص ۱۷۔

(۸۸) تلاوت میں متوسط تو جہ کافی ہے مبالغہ مضر ہے۔ ص ۱۱۰۔

(۸۹) رویت باری تعالیٰ کا اگر تقاضہ ہو تو یہ دعا کرے کہ اے اللہ! دیدار جلد نصیب ہو جس کا حاصل سفر آخرت و شوق لقاء ہے۔ ص ۱۱۱۔

(۹۰) سکاچ کے بارے میں یہ عمل رکھے چونکہ برمیخت بہ بند و لیسۃ باش۔ ایضاً۔

(۹۱) شیخ سے کسی خاص طریقہ تعلیم کی درخواست گستاخی اور خلاف تفویض ہے۔ ص ۱۱۲۔

(۹۲) حرص طعام کا عملی علاج یہ ہے کہ بجائے نیت مہرنے کے پیٹ بھرنے کا کفاد کرے۔ ص ۱۱۳۔

(۹۳) مواعظ کے مطالعہ کے وقت دو خیال نافع ہیں اول یہ کہ اس میں کونسی برائیاں ہیں جن کی اصلاح کی ہم کو ضرورت ہے اور کون سی وہ خوبیاں ہیں جن کی میل کی ضرورت ہے۔ ص ۱۱۵۔

(۹۴) ذکر کی غیبت اور نوم میں فرق ظاہر ہے مگر احکام فقہیہ مثل نقض وضو دونوں کا ایک حکم ہے اور احکام سلوک میں جس طرح غشی و نوم ترقی سے ہے ویسی ہی غیبت و استغراق مانع ہے۔ ص ۱۱۹۔

(۹۵) کشف کے لئے آنکھ بند کرنا شرط نہیں ہے مگر ان طبائع میں جن کو بغیر اس کے کیسوٹی نہ ہو۔ ص ۱۲۰۔

(۹۶) توجہ و ہمت کا طریقہ صرف غنی لوگوں کے لئے ہے ورنہ اس میں بعض مضر تین بھی ہیں۔ ایضاً

(۹۷) حق العباد کے معاف ہونے پر بھی اسکے ادا کرنے کا عزم برعاً افضل ہے۔ ص ۱۲۱۔

(۹۸) حق العباد مثلاً پوری یا نیا نیت وغیرہ کے متعلق اگر یہ ظن غالب ہو کہ صاحب حق ان امور کی اطلاع پر بھی مجملہ معافی چاہتے سے معاف کر دے گا تو اظہار کی حالت نہیں رہتی ورنہ اظہار ضروری ہے۔ ایضاً

(۹۹) 'ا' بالغ کے حقوق حجب تک کہ وہ سن بلوغ تک نہ پہنچ جائے معاف نہیں ہوتے۔ پھر اسکی ادائے حقوق میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ وثوق ہو کہ بالیقین نیت نہ کریں گے تو ان کو ادا کر دے ورنہ ان کے ضروری حقوق میں مثلاً کپڑے وغیرہ میں خود خرچ کرے۔ ایضاً۔

(۱۰۰) جب زبان ذکر سے متھک جائے تو فکر سے کام لے ورنہ پھر راحت مناسب ہے۔ ص ۱۲۲۔

(۱۰۱) یکسوئی اختیار ہی نہیں ہے اس لئے یک سوئی کے قصد سے بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ ص ۱۲۳۔

(۱۰۲) مدح و ذم کرنے والوں کو حقیقت سے بے خبر اور اپنے خیال کا متبع سمجھا جائے اور یہ خیال کیا جاوے کہ ان کا دل و زبان کسی اور کے قبضہ قدرت میں ہے اس تصور سے انکی مدح و ذم کا کوئی مستند اثر نہ ہوگا۔ ایضاً۔

(۱۰۳) جوش و دلولہ کے کم ہو جانے کا سبب کبھی کمال ہوتا ہے۔ ص ۱۲۴۔

(۱۰۴) اس عالم میں قرب حق صرف تعلق عن غیر سے انقطاع کا نام ہے ا

اس سے زیادہ کی توقع ہو س ہے۔ ص ۱۲۴۔

(۱۰۵) خوش فہم وہ شخص ہے جو واردات و ثمراتِ ذاکر کو پیش آتے ہیں ان کی توجہ سے سمجھانے سے سمجھ سکے اور عجب و غیرہ سے محفوظ رہے۔ ایضاً۔

(۱۰۶) تہذیبِ آیات کے لئے تلاوت کے علاوہ جلسہ مقرر کرنا چاہیئے۔ ص ۱۲۵۔

(۱۰۷) اگر اثنائے ذکر میں کوئی عجیب بات کا انکشاف ہو تو اس کو ضبط کر لینا چاہیئے۔ ص ۲۔

(۱۰۸) ہر چیز میں اللہ ائمہ کی آواز کا محسوس ہونا سرایتِ ذکر کی علامت ہے۔ ایضاً۔

(۱۰۹) خوفِ آخرت کے سبب دنیا سے اُچاٹ ہو جانا عین مطلوب ہے۔ ص ۳۔

(۱۱۰) بیعت میں اگر یاس کی نوبت پہنچے تو کیمیائے سعادت اور اعیاء العلوم میں کتاب الرجاء کا مطالعہ مفید ہے۔ ایضاً۔

(۱۱۱) اصلاحِ باطن بمعنی التزامِ اذکار و اشغال متعارفہ طالب علمی میں مخل ہے اور بمعنی تقویٰ و اجتناب عن المعاصی وہ ہر وقت فرض ہے اور مخل بھی نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۱۲) بعض اوقات سبجائے مفت کام کرنے کے تنخواہ کے لینے میں عجب کا انسداد ہے۔ ص ۴۔

(۱۱۳) بعد الموت اگر کسی کی مغفرت کے متعلق صدمہ ہو تو ایصالِ ثواب کرتا رہے اس سے امید مغفرت بندھ جائے گی۔ ایضاً۔

۱۵ یہاں سے رجب دوم شروع ہوا ہے اسی وجہ سے صفحات بدل گئے ہیں۔

(۱۱۴) برائیوں کے مقصد پر عمل نہ کرنے سے ان میں کمزوری ہو جاتی ہے اور ذکر و مراقبہ صرف ان کے کمزور کرنے میں معین ہوتا ہے۔ ص ۵۔

(۱۱۵) حضوری حاصل ہونے کے بعد ترقی کا ذریعہ معین نہیں ہے۔ بحسب اقتضائے دار و طریق مختلف ہوتے ہیں جن میں اعمال و اشتغال و اقوال و احوال سب داخل ہیں۔ ایضاً۔

(۱۱۶) توجہ الی المذکور افضل ہے مگر جس وقت کوئی دار و توجہ الی الذکر کا مقصدنی ہو تو اس وقت وہ انفع ہے۔ ایضاً۔

(۱۱۷) جس توجہ سے اُلجھن ہو اس کا اہتمام نہ کرے۔ ص ۶۔

(۱۱۸) تفکر میں اگر ذکر و مذکور دونوں کا پتہ نہ رہے و جدائیا یہ دیکھنا چاہیے کہ اجالی حالت میں بھی توجہ ہے یا نہیں تو یہ ساعت غفلت میں شمار ہوگی۔ ایضاً۔

(۱۱۹) حقیقت پر نظر ہونے سے لذت و اطمینان محسوس ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۲۰) تصور کی تلافی پر زیادہ کاوش نہ ہونا عبدیت و تفویض کا اثر ہے مگر احتیاطاً تلافی کر لینا چاہیے تاکہ نفس حیلہ نہ کرے۔ ص ۷۔

(۱۲۱) تمام مناقشات سے علیحدہ رہنا اور گوشہ گنہگار کو پسند کرنا ایک رفیع حالت ہے۔ ص ۸۔

(۱۲۲) ہر حالت پر شک کرنا شعبہ تفویض ہے۔ ایضاً۔

(۱۲۳) خواب میں بشارت غوثیت کی تعبیر یہ ہے کہ اس سے مخلوق کو دعا و ہدایت

ہوگی۔ ص ۱۰۔

۱۲۴) خواب میں سورہ زمر کی آخری آیتوں کا تلاوت کرنا بشارت اعمال صالحہ ہے اور اسی سورت میں اہل نار کی آیتوں کا نہ پڑھ سکا معاصی سے اجتناب اور گویا آخرت میں وعید نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ایضاً۔

۱۲۵) اپنی پختہ قبر کا دیکھنا اعمال صالحہ کے بقا کی طرف اشارہ ہے۔ ایضاً۔

۱۲۶) خواب میں شیخ کا یہ کہنا کہ تم عورتوں سے بیعت لیا کرنا تصیص کی ہدایت کی اہلیت کی بشارت ہے۔ ص ۱۱۔

۱۲۷) اصلاح اخلاق کی کتب کا مطالعہ کا ملین کو بھی بقا و ترقی میں مسین ہوتا ہے۔ ایضاً۔

۱۲۸) طالب سے تواضع کرنا ہزنی ہے۔ ص ۱۲۔

۱۲۹) نسبت کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ سے قلب کو الیا تعلق ہو جائے کہ اس کی یاد اور طاعت غالب رہے۔ ص ۱۳۔

۱۳۰) اپنی بد حالی کا گمان اعلیٰ درجہ کی خوشحالی ہے۔ ص ۱۴۔

۱۳۱) منزل مقصود تک رسائی کی فکر حسن حال کی دلیل ہے۔ ص ۱۵۔

۱۳۲) اگر ضعف کی وجہ سے آنکھ نہ کھلے تو تقویت کی تدبیر کرنا چاہیے اور دن میں کچھ زیادہ سونا چاہیے۔ ص ۱۶۔

۱۵ اسکی زیادہ تفصیل دیا چہ شرح الکمال الشیم میں دیکھو۔

(۱۲۲) من استغضب فلم يغضب فهو حمار کی تفسیر یہ ہے کہ اس کا منشاء نصرت
درضامندی حق ہو۔ ص ۲۳۔

(۱۲۳) راستہ میں سالک پر ظلمت کے محسوس ہونے کا باعث کبھی تو اتفاقی
ہوتا ہے۔ اور کوئی مبتدع و مخالف حق کا نظر آنا اور اس سے مقصود کبھی تبہ
ہوتی ہے اور کبھی بطور طبعی انکشاف ہو جاتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۲۴) کبھی کشف سے بتدی کا امتحان مقصود ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۲۵) جذب چو کہ عادت ریاضت پر موقوف ہے اس لئے کام بلا انتظار جذب
شروع کرنا چاہیئے۔ ص ۲۴۔

(۱۲۶) اصل مجاہدہ اخلاق رذیلہ کی اصلاح ہے اس کے بعد اخلاق حمیدہ تھوڑی
سی توجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ص ۲۸۔

(۱۲۷) حالت غیر اختیاری اگرچہ موافق سنت نہ ہو معاف ہے۔ ص ۳۰۔

(۱۲۸) دوسرے کے علاج میں عدم التفات دفع کے قصد سے نہ کرے بلکہ کسی درجہ
میں بھی اس کا خیال نہ کرے۔ ص ۳۱۔

(۱۲۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فی المنام غیر اختیاری ہے اور نہ اس
کو تصوف میں کچھ دخل ہے۔ ص ۳۵۔

(۱۳۰) بتدی کو غیر سلسلہ کے بزرگوں سے ملنا مضر ہے۔ ایضاً۔

لے جس شخص کو غضب دلا یا جائے اور پھر غصہ نہ ہو تو وہ گڑھا ہے۔

(۱۴۲) زمانہ تحصیل علم میں بلا اختیار احوال کا عروض بھی عین مقصود علم ہے۔ ص ۴۸۔

(۱۴۳) خلق سے طبعی وحشت کے ساتھ اختیاری القات جمع ہو سکتا ہے۔ ص ۵۔

(۱۴۴) قرآن یا ذکر کو دوسرے سے سننے میں یکسوئی ہوتی ہے اس لئے کہ خود کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ اور قرآن و ذکر سے متاثر ہونا بھی دلیل سرایت ذکر کی ہے۔ ایضاً۔

(۱۴۵) لطائف صوفیہ سب مخلوق اور مجرد غیر مادی ہیں۔ ص ۵۱۔

(۱۴۶) جب کوئی شخص عند اللہ بری ہو تو مخلوق کی ذلت سے دل تنگ نہ ہو بلکہ احیاناً اس میں نفس کا علاج ہے۔ ص ۵۵۔

(۱۴۷) اگر کسی شخص کو بعض وجوہ سے نکاح پر قدرت نہ ہو تو اس تکلیف پر صبر کرنے سے مستحق اجر ہوگا۔ اور اس مجاہدہ سے اصلاح نفس ہوگی۔ ص ۵۶۔

(۱۴۸) احیاناً صاحب الحال کے لئے جب تک اعتدال پیدا ہو بعض امور مستنود کا ترک بھی مناسب ہوتا ہے۔ ص ۵۷۔

(۱۴۹) شیخ سے استفادہ کے لئے لوگوں کو ترغیب دینے میں کوئی حرج نہیں اگر اس سے مقصود اشتہاد یا تشہیر نہ ہو۔ ص ۵۸۔

(۱۵۰) اصلاح نفس کے لئے حسب استعداد ہر ایک کی مدت جداگانہ ہے طالب اگر اپنے احوال کی نگرانی کرے تو خود سمجھ سکتا ہے۔ احتیاطاً شیخ سے بھی اجازت لے لے۔ ص ۵۹۔

(۱۵۱) احوال کا طاری ہونا مطلقاً ترقی سلوک کی دلیل نہیں ہے کبھی رغبت میں

میں بھی ایسے احوال تشابہ پیش آتے ہیں۔ ص ۵۹۔

(۵۲) درد کا بلا اختیار ناعزہ ہونا قابل تاسف نہیں ہے۔ ص ۶۲۔

(۵۳) صحبت کی کم از کم مدت بھی نافع ہے۔ ایضاً۔

(۵۴) دوسرے منافی اخلاص و حضور نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۵۵) صرف مداومت معمولات سے استقامت ہوتی ہے۔ ص ۶۳۔

(۱۵۶) اگر ذکر ہی سے مراقبات کی غایت حاصل ہو جائے تو مستقلاً ان کی حاجت نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۵۷) غلط تلمذات اگر قصداً نہ ہو تو تلمذات نہ پھوڑے اور اُسبستہ بہستہ اصلاح کرتا رہے۔ ص ۶۴۔

(۱۵۸) مجاہدہ اضطراری جیسے مرض وغیرہ میں چونکہ سراسر انکسار و انقمار بھی ہے

اس لئے بعض اوقات مجاہدہ اختیاری سے بھی زیادہ نافع ہے۔ ص ۶۵۔

(۱۵۹) اگر اپنے عیوب کا استحضار رکھے تو کسی کی بدگوئی سے کم متاثر ہوگا۔ ص ۶۵۔

(۱۶۰) مرض کی حالت میں نہ ہو تو فکر بھی کافی ہے اگر یہ نہ ہو ہادی کا قرب کافی

ہے اگر اس میں بھی کمی ہو تو اس کا غم بھی کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو تو اس کا افسوس بھی کافی ہے۔ ایضاً۔

(۱۶۱) اپنے پیٹ بے مسوں کا علاج بوقت ضرورت شدید جائز ہے۔ ص ۶۹۔

(۱۶۲) دینی مشکلات کی بہتر تدبیر کسی شیخ کی صحبت ہے۔ اگر میسر نہ ہو سکے تو صبر

کرے یعنی جتنے کام اختیار میں ہیں کئے جائیں اور امور غیر اختیاری میں تفویض کر کے خاموش رہے۔ ص ۷۔

(۱۶۳) بکر کی شناخت یہ ہے کہ اگر کوئی تعظیم نہ کرے تو غضب آئے اور اس کے درپے ہو جائے۔ ایضاً۔

(۱۶۴) کبھی اصلاح کی فکر و تشویش بھی نافع ہوتی ہے۔ ص ۸۔

(۱۶۵) نفع رسانی سے ناامید نہ ہونا چاہیے اگرچہ کم ہو۔ ایضاً۔

(۱۶۶) جملہ احوال میں حضور صی رہنا یہی وصول الی المستمٰی ہے۔ ص ۹۔

(۱۶۷) کوتاہی پر استغفار بھی مشاہدہ کا ایک جزو ہے۔ ص ۱۰۔

(۱۶۸) اجازت خلافت پر ندامت کمالات سے ہے۔ کیونکہ تواضع ہے۔ ایضاً۔

(۱۶۹) اگر اوقات کو مضبوط کیا جائے تو اشغال میں مزاحمت نہیں ہوتی ہے۔ ص ۱۱۔

(۱۷۰) دنیاوی امور میں رقت اور دینی امور میں اس کا عدم اس لئے ہوتا ہے کہ دنیا

میں غم کا رونا ہے اور دین میں غم ہی کیا ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۷۱) ذکر میں اشعار پڑھنے کا مضائقہ نہیں مگر کثرت نہ ہو۔ ایضاً۔

(۱۷۲) بعض لوگوں کو امر بالمعروف سے ضرر ہوتا ہے۔ جس کو مبصر شیخ بتا

کتا ہے۔ ص ۱۲۔

(۱۷۳) بعض لوگوں کو از الہ ردیہ کے لئے علمی علاج ہی کافی ہے۔ ص ۱۳۔

(۱۷۴) اگر توبہ سے بوجہ شدت حیا و ندامت انقباض ہو تو چند بار تکلف توبہ

کرنے سے یہ مرض جانا رہے گا۔ ایضاً۔
 (۱۷۹) پاس انفس کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی دقت ذکر سے خالی نہ ہو جس کا طریقہ معروف ہے مگر تجربہ سے ذکر سانی زیادہ نافع ہے۔ ایضاً۔
 (۱۸۰) سلطان الاذکار کی حقیقت آثار ذکر کا غلبہ ہے اور اس کا طریقہ اصل میں کثرت ذکر مع الاستحضار ہے اور سہولت کے لئے مناسخ نے جو طریقہ لکھا ہے وہ ضیاء القلوب میں موجود ہے اور پھر مجازاً اس کا اطلاق خود طریق پر بھی ہونے لگا۔ ص ۹۲۔

(۱۸۱) اگر کسی کے لئے امامت صلوٰۃ مناسب نہ ہو تو اکرار کر دے یا عارضی طور پر تا انتظام ثانی قبول کرے۔ ایضاً۔

(۱۸۲) ذکر کے آثار کا احیاء احساس نہیں ہوتا ہے اس کا امتحان یہ ہے کہ معاملات حلال و حرام حوص و شہوات کے مواقع میں اندازہ کرے۔ ایضاً۔

(۱۸۳) طبعی محبت میں اسباب طبعیہ کے تبدل سے کئی زیادتی ہوتی رہتی ہے بخلاف عقلی محبت کے اور اس کا انسان مکلف ہے۔ ص ۹۳۔

(۱۸۴) اللہ والوں کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے مگر مخلوق و خالق کی محبت کے الوان مختلف ہوتے ہیں اور اکثر لوگ پہلی ہی محبت کو محبت سمجھتے ہیں اور محبت کا ادراک نہیں ہوتا ہے۔ ص ۹۴۔

(۱۸۵) صرف کتابوں کے مطالعہ سے مقصود کی تحقیق نہیں ہوتی ہے اس کے

لئے صحبت کی ضرورت ہے۔ ص ۹۶۔

(۱۸۲۶) حدیث دلائق^۱ الامیر اور امور اوغمال^۲ ان امور سے مراد یہ ہے جس کو امیر نے خدمت و عوظ کے لئے مقرر کیا ہو اور جہاں امیر نہ ہو وہاں عامہ مسلمین جن میں اہل حل و عقد ہی ہوں۔ قائم مقام امیر ہیں۔ ایضاً۔

(۱۸۳۵) صاحب کمال کو ہر وقت ترساں و لرزاں رہنا چاہیئے ہر وقت خیال رکھے کہ رزائل کا کہیں عود تو نہیں ہوا اور صفات حاصلہ کی ترقی میں کوتاہی رہے۔ ص ۹۷۔

(۱۸۳۶) کمروہات کے ارتکاب سے ہر وقت خائف رہنا گو زیادتی صوم و صلوة میں نہ ہو مذاق قلندر ہی کہلاتا ہے۔ ایضاً۔

(۱۸۵۵) احباب سے بوجہ ضرر اختلاط نہ کرنا کبر نہیں ہے کیونکہ اس میں تحقیر فعل کی ہے نہ فاعل کی۔ ص ۹۸۔

(۱۸۶۶) بعض لوگوں کے لئے مشغلہ طب مضر ہے۔ ایضاً۔

(۱۸۷۱) کسی کے رد و بر و کسی کے مشغلہ میں دل لگنا یا نہیں ہے کیونکہ قصد نہیں ہے۔ ص ۹۸۔

(۱۸۸۵) اگر ایک عبادت نانلہ کی زیادتی سے کسی دوسرے رد میں کمی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ص ۹۹۔

۱۔ عوظ نہیں کہہ سکتا مگر امیر یا امور یا خود پسند۔

(۱۸۹) فجار و فساق سے نفرت کے ساتھ حسن ظن جمع ہو سکتا ہے جیسے کوئی حسین آدمی اپنے منہ پر سیاہی ملے۔ تو اس کو اچھا اور سیاہی کو برا کہا جاتا ہے اور برتاؤ میں مبتدی کو مناسب ہے کہ ان لوگوں سے نرم برتاؤ کرے مقام تحقیق پر پہنچنے کے بعد ہر ایک کا حق ادا کر سکتا ہے۔ ص ۱۰۱

(۱۹۰) مبتدی کو ابتداءً احیاء العلوم کے صرف منجیات کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ ص ۱۰۱
(۱۹۱) کسی خیر کا اثر جب کہ وہ باطن پر ہو تو اصطلاح میں اس کو لبسط کہتے ہیں اور مصیبت کے اثر کو اگر باطن پر ہو تو قبض کہتے ہیں۔ ص ۱۰۲

(۱۹۲) اشرف مطلق انتظار یعنی حصول کے احتمال کو نہیں کہتے ہیں بلکہ خاص اس انتظار کو کہتے ہیں کہ اگر نہ ملے تو قلب میں کدورت ہو اور اس پر غصہ اُٹے اور اس درجہ کا اشرف بھی اہل توکل کے لئے مذموم ہے اور اہل حرفہ مثلاً طبیب وغیرہ کے لئے مذموم نہیں۔ ص ۱۰۳



حصہ ہفتم

- (۱) اشتغال و انکار سے بد دل نہ ہونا خلوص و حضور کی علامت ہے۔ ص ۱
- (۲) جب ایک نماز قضا ہو تو دو وقت کا فاقہ اس کا جواز نہ ہے۔ ایضاً۔
- (۳) بلا دلیل خدائے تعالیٰ کا ہر جگہ مشاہدہ کرنا غنودگی کا طاری رہنا خطاب مخاطب کی ناگواری غلبہ فنا کی علامت ہے۔ ص ۲
- (۴) بی بی یاسمین کی محبت شیخ کی محبت سے معارض نہیں ہے۔ صرف محبت کے الوان کا اختلاف ہے۔ ایضاً۔
- (۵) معمولات کا اس خیال سے قضا کرنا کہ لوگ مقدس کہیں گے جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ترک عمل الناس بھی ریا ہے۔ ایضاً۔
- (۶) اگر غلبہ ریا کا ہو تو عقلی خوف مع العقل کافی ہے۔ ص ۲
- (۷) نسبت ایک ہے صرف حسب استعداد الوان مختلف ہوتے ہیں جس کا مدار اختلاف سلسلہ نہیں بلکہ اختلاف طبائع کا ہے۔ ص ۳
- (۸) مرنے کے غم پر ہزاروں مستر تیں قربان ہیں۔ ص ۴
- (۹) بعض لوگوں پر خداوند تعالیٰ کے مشاہدہ کا غلبہ الیا ہوتا ہے کہ بستر پر پیر پھیلا کر نہیں سو سکتے۔ ص ۵

- (۱۱) اگر ضعف نہ ہو تو روزوں کے داعیہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ ص ۵
- (۱۲) لوگوں کے برتاؤ سے نہ مسترت چلنے کی جائے نہ دافعت۔ ص ۵
- (۱۳) گانے کی آواز سے اگر غم ہو تو اس کی طرف التفات نہ کرے اور کیفیت متوسط کو ہوتی ہے، ایضاً۔
- (۱۴) سیاہ سرچیں جہانے سے نیند کا غلبہ دینے ہوتا ہے۔ ایضاً۔
- (۱۵) ذکر میں وحشت ہو تو ایسی جائے بیٹھنا جہاں دوسرے ذکر کی آواز آتی ہو تو وحشت رنج ہو جاتی ہے۔ ایضاً۔
- (۱۶) پاکیزہ مذاق یہ ہے کہ الفاظِ ثورہ کے ہوتے ہوئے منقولہ عن المشائخ سے تسلی نہ ہو۔ ص ۵
- (۱۷) بغیر دشر کے مسئلہ میں اگر دوسرے آئے تو بجائے تفصیل کے اجمالی طور پر جواب دے کر ختم کر دے وہ اجمالی یہ ہے کہ سب خدا کی ملک ہے وہ اپنے ملک میں جو چاہیں تصرف کریں ان پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا ہے۔ ایضاً۔
- (۱۸) ذکر میں بلا قصد گریہ طاری ہونا علامتِ محبت ہے۔ ص ۹
- (۱۹) خوف کے لئے روزنا لازم نہیں ہے نکر لازم ہے۔ ص ۱۱
- (۲۰) اگر ذراتِ خداوندی کا تصور نہ جم سکے تو ذکر کے وقت قلب پر توجہ رکھے اور قلب پر انوارِ خداوندی کا نزول مثل بارش کے تصور کرے۔ ص ۱۱
- (۲۱) تنگدست کا عزم ادا بھی فی حق الاخرت مثل ادا ہے۔ ص ۱۵

(۲۱) قلب میں حق تعالیٰ کے تشریف فرما ہونے کا تصور جہنا اور دل کے انوار وغیرہ کو غیر ائمہ سمجھنا یہ غلبہ معیت کا ہے۔ ص ۱۶۔

(۲۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداری میں دیکھنا صورت مثالیہ ہے حقیقت نہیں ہے اور نہ اس کو اکساب میں دخل ہے اور نہ کمال قرب اس میں منحصر ہے۔ ایضاً۔
(۲۳) خداوند تعالیٰ کا تصور سب کو بوجہ ہوتا ہے مگر اس میں بھی تفاوت ہے کہ کسی کو اس وجہ کی کمزور منکشف ہوتی ہے اور بعض کو اس وجہ کی بھی وجہ ہی درک ہوتی ہے۔ ص ۱۷۔

(۲۴) جس کام میں مشغولی دلچسپی کے ساتھ دائمی یا غلبہ سے ہو اس کو انہماک کہتے ہیں۔ ایضاً۔

(۲۵) اپنے سلسلہ کے بزرگوں کو ایک بار سورہ یٰسین شریف پڑھ کر بخشنا چاہیے۔ ص ۱۹۔

(۲۶) ہر غیبت پر صلوٰۃ توبہ کا التزام اس کا علاج ہے۔ ص ۲۰۔

(۲۷) وجود حق تعالیٰ میں شیطانی وسوسہ اور اس کے زوال سے یہ فائدہ ہے کہ اس شخص کو موت کے وقت یہ وسوسہ نقصان نہ پہنچائے گا۔ ص ۲۱۔

(۲۸) جو حالت بلا قصد طاری ہو جائے وہ ترقی ہے اگرچہ سابق حالت میں اس سے بہتر ہو۔ ص ۲۲۔

(۲۹) ذکر کے وقت گناہوں کا تصور کرنا ایک گونہ حجاب ہے۔ اگر بلا قصد

اے تو استغفار کر کے ذکر میں مشغول ہو جائے۔ ص ۲۸۔

(۳۰) دوسروں کی تواضع یا مسکنت دیکھ کر اپنے عجز و انکسار کو کبر شمار کرنا اثر تواضع ہے۔ ایضاً۔

(۳۱) غیر اختیاری معصیت کی خواہش سے اگر لذت حاصل نہ کی جائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ ص ۲۹۔

(۳۲) استحضار عقاب و دعا و التجا سے تقاضائے معصیت کمزور ہو جاتا ہے۔ ایضاً۔

(۳۳) کثرتِ تلاوت سے بلا روہ ہوتی ہے۔ ص ۳۱۔

(۳۴) صرف برکات پر تمنا عت نہ چاہیے عمل بھی ضروری ہے۔ ایضاً۔

(۳۵) بار بار توبہ کرنے میں اگرچہ شرم آئے مگر اسکی پردہ نہ کرے۔ ص ۳۲۔

(۳۶) شیخ جابل سے بیعت مشکنی واجب ہے۔ ص ۳۲۔

(۳۷) سلسلہ تعلیم سے پہلے قصد البیہل کو غور سے پڑھ کر کام شروع کرے اور پھر اطلاع دے۔ ص ۳۲۔

(۳۸) انوارِ ناسوتی ہوں یا ملکوتی دونوں نافع ہیں مگر انکساف مضر ہے۔ ص ۳۵۔

(۳۹) حوائج کے لئے بجائے وظیفہ کے دعا پر اتکا کرنا عین خلوص ہے۔ ایضاً۔

(۴۰) اذا ثم فقر اشد کا مرجع ضمیر تمام فقر بمعنی ما علیہ التمام ہے یعنی فقر کا مقصود و مرجع حق تعالیٰ ہیں۔ ایضاً۔

(۴۱) دلائل الخیرات کے بعض صیغوں کے منقول ہونے میں شبہ ہے اس لئے

اسکی تلاوت میں جتنا وقت صرف ہو بجائے اس اور دشریف کے منقول صیغہ کا ورد افضل ہو گا۔ ص ۳۶۔

(۴۲) امور دنیویہ کے اشغال میں اگر حضورؐ نہ ہے کوئی حرج نہیں ہے کہ طبعی بات ہے۔ ص ۳۸۔
(۴۳) اپنے احسان کے یاد رہنے یا مخالفت طبع شخص سے تنفر ہو جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر مقصداً پر عمل نہ ہو۔ ایضاً۔

(۴۴) ایک کامراقبہ دوسرے کے لئے نافع نہیں۔ ص ۳۹۔

(۴۵) خواب میں شیخ کی زیارت نہ ہونا محرومی نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۴۶) نماز میں جس تصور سے جمعیت ہو اس کو اختیار کیا جائے خواہ تصور ذات کا ہو یا کلام اللہ کا ہو۔ ایضاً۔

(۴۷) دوزخ و بہشت سے استغنا کا دعویٰ خود پسند ہے جس کا علاج فنا ہے۔ ایضاً۔

(۴۸) طالب کو اہل اللہ کی صحبت مفید ہے مگر تعلیم ایک ہی سے حاصل کرنا چاہیے۔ ایضاً۔

(۴۹) تسبیح کا بلا خیال شمار رکھنا مفید ہے۔ ص ۴۰۔

(۵۰) نفس کی موافقت باجازت شرع حجاب نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۵۱) اپنی کسی بہتر حالت پر نظر کرنا بھی اپنی صفت ہستی پر نظر کرنا ہے۔

جو سالک کے لئے مضرب ہے۔ ایضاً۔

(۵۲) ابتدا میں سالک کو محویت کا غلبہ ہوتا ہے اور انتہا میں اس میں کمی محسوس

ہوتی ہے۔ یہ آخر الذکر معتبر ہے اگر اعمال میں کمی نہ ہو۔ ص ۴۱۔

(۵۳) بعض اوقات سالک کا نفس شیخ کی ہدایات میں دسا دوس اور الجھن پیدا کرتا ہے جو عقل و عشق کے مغلوب ہونے کی دلیل ہے مگر اس پر عمل نہ کرنا چاہیئے آخر میں اس کا جوش منقطع ہو جاتا ہے۔ ص ۴۱۔

(۵۴) تیم یا کسی زحمت پر عمل کرنے سے اگرچہ نفس مطمئن نہ ہو مگر عقلاً فتوای پر عمل کرنے سے تنگی نہ ہونا چاہیئے۔ ایضاً۔

(۵۵) جناب باری تعالیٰ کے لئے مقام ادب کے لحاظ سے تم یا آپ کا استعمال بلا خوف کرنا چاہیئے۔ ایضاً۔

(۵۶) سینے سے عطا کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دل سے تعلیم اور شفقت سے خیال اور محبت سے دعا کرے۔ ایضاً۔

(۵۷) مبتدی کو تفصیل احوال کے درپے نہ ہونا چاہیئے۔ کام کرنا چاہیئے۔ ص ۴۲۔

(۵۸) دعا سے پہلے انگ اور عین وقت پر سکون کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ ایضاً

(۱) صفت شوق (۲) غلبہ بیہوش (۳) غلبہ تفویض (۴) غلبہ ندامت غلبہ توحید

کہ غیر حق کا سوال کیوں کیا جائے (۵) غلبہ حیرت کہ کیا ناگوں کیا ناگوں ان امور کا ادراک و جان سے ہوتا ہے۔ ایضاً۔

(۵۹) کبھی ذکر کو غلبہ فنا کی وجہ سے اپنے وجود کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ ایضاً۔

(۶۰) بلا قصد وساوس کی مثال ایسی ہے کہ جس طرح انسان کو ایک چیز کے دیکھنے میں

اطراف کی چیزیں بلا قصد نظر آتی ہیں جس پر ملامت نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۶۱) ذکر میں کندھے پر ثقل اور قلب میں لذت کا محسوس ہونا سرائت ذکر کی علامت ہے۔ ص ۴۲
 (۶۲) جو چیزیں بلا توجہ بھی جاری رہتی ہیں اس میں وساوس کا ہجوم ہوتا ہے جیسے نماز
 و ذکر بخلاف کتب بینی کے۔ ایضاً۔

(۶۳) لذت طاعات پر شکر کرنا چاہیے۔ ایضاً۔

(۶۴) اعمال میں کوتاہی کا خیال عین مطلوب ہے۔ ص ۴۴۔

(۶۵) مجاہدہ تین جزو پر مرکب ہے (۱) معمولات پر مداومت (۲) مواعظ کا التزام
 مطالعہ (۳) طاعت و معاصی میں ہمت و قصد سے کام لینا کوتاہی پر تدارک کرنا
 اور کیفیات کا انتظار نہ کرنا۔ ایضاً۔

(۶۶) تحمل سے زیادہ محنت کرنے سے گرائی اور پھر فسرگی یا الجھن پیدا ہوتی ہے۔ ص ۴۵
 (۶۷) مسجد میں اگر مصلیٰ فرض یا سنن ٹوکنے پڑھتا ہو تو ذکر کو اس کی رعایت ضروری
 ہے اور فوائد میں ضروری نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۶۸) تغیرات اگر بلا اختیار ہیں تو کوئی غم نہیں اگر اختیار سے ہیں تو تدارک
 اس کا ہمت ہے۔ ص ۴۶۔

(۶۹) وساوس کے علاج کے دو جزو ہیں (۱) بالکل التفات نہ کیا جائے (۲) کوئی
 شغل ایسا ہو کہ جس میں توبت نکر یہ صرف ہو اور نہ زیادہ بار نہ ہو مثلاً تذکرہ
 صالحین کا مطالعہ اور کسی شخص سے دینی مذاکرہ کا افادہ و استفادہ رکھنا اور
 بوقت دلچسپی درود شریف یا کلمہ کا سرسری توجہ سے ذکر کرنا۔ ص ۴۷۔

۱۰۱) کسی مضمون کا سمجھ کر پڑھنا نافع اور موثر ہے خواہ یاد ہے یا نہ ہے۔ ص ۴۰۔
 ۱۰۲) اصلاح نفس کے لئے شیخ جس شخص کے سپرد کر دے اس کی اطاعت کرنا چاہیے اگرچہ غیر مشہور ہو۔ ایضاً۔

۱۰۳) مرحومین کے صدمہ کا مٹھلانا خلافِ مردت نہیں ہے۔ خلافِ مردت یہ ہے کہ انصالِ ثواب نہ کیا جائے اور نہ بلا اختیار صدمہ کا غلبہ قابلِ مواخذہ ہے۔ ص ۴۱۔
 ۱۰۴) زنِ دفرِ زند کی خدمت و رعایت سے اگرچہ تشویش ہو مگر سالک کے لئے نافع ہے۔ ص ۵۱۔

۱۰۵) دلائل شرعیہ کے ہوتے ہوئے مکاشفہ قابلِ اعتماد نہیں ہے اگرچہ شیخ کامل ہی کیوں نہ ہو۔ ص ۵۲۔

۱۰۶) جس حال میں رکھیں اس پر راضی رہنا چاہیے اس کی شکایت کرنا حق تعالیٰ پر الزام ہے۔ ایضاً۔

۱۰۷) نماز کی تکمیل جس طرح حضور قلب سے ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کی کوتاہی پر مذمت سے بھی ہوتی ہے۔ ایضاً۔

۱۰۸) وسعت کے زیادہ حقوق کی رعایت نہ چاہیے اور نہ اس کا ترک خلافِ محبت ہے۔ ص ۵۳۔

۱۰۹) باپ کی زندگی میں بھی اگر علیحدہ انتظام کی ضرورت ہو تو بھی کوئی حرج نہیں ایضاً۔

۱۱۰) کھانے کے حقوق کے مختلف طریق ہیں۔ بہتر طریقہ وہ ہے جو آسانی سے پورا ہو سکے ایضاً۔

۱۱۱) اگر مہمانداری کی وسعت نہ ہو تو جس قدر کھانا ہو سامنے لاکر رکھ دے اور صفائی

سے کتنا کچھ مشکل نہیں ہے اگر کبر نہ ہو۔ ص ۵۳۔

(۸۱) عبادات میں گاہے رغبت اور گاہے بے رغبتی یہ سب تلویات میں عمل میں کوتاہی نہ کرنا چاہیئے۔ ص ۵۴۔

(۸۲) غیر اختیاری دنیوی اشتغال پر راضی رہنا بھی مجاہدہ ہے۔ ایضاً۔

(۸۳) کسی کی ہلاکت کا تصور نہ جمانا چاہیئے کیونکہ اگر موثر ہو گیا تو قتل کا گناہ لازم آئے گا۔ ص ۵۵۔

(۸۴) اگر بی بی نیک و دیندار ہو تو خیر المتاع ہے اس کی کفالت سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ ایضاً۔

(۸۵) اگر تنخواہ سے قرض ادا نہ ہو سکے زائد اثاث البیت یا کتب سے اُس کو ادا کرے۔ ص ۵۶۔

(۸۶) تلاوت میں تصحیح کلمات کو منجانب اللہ تصور کرنا مناسب ہے کہ غلطی کو ادھر سے تصور نہ کرے ورنہ اس تصحیح کلمات کو بھی اپنی طرف سے منسوب ہے۔ ایضاً۔

(۸۷) حاضر اور غائب کے بعض آثار متفاوت ہوتے ہیں خصوصاً بعض طبائع میں اُس کا فرق بین ہوتا ہے۔ ص ۵۷۔

(۸۸) تعویذ یا گنڈا براہہ ہے جو خلاف شرع ہو یا اس پر تکیہ و اعتماد ہو۔ ص ۵۸۔

(۸۹) معوذتین پڑھ کر دم کرنے سے خیالات کی پریشانی اور بیہوشی پریت کا علاج ہے۔ ایضاً۔

(۹۰) کسی عمل کے ذریعہ سے لڑکی کو مغلوب کر کے نکاح پر آمادہ کرنا جائز نہیں۔ ص ۵۹۔

(۹۱) نماز ہول قبر کی کوئی اصل نہیں البتہ بلا تید و نام کسی عبادت بدنیہ و مالیہ کا ثواب پہنچانا ثابت ہے۔ ص ۶۰۔

(۹۲) بعض طبائع مال سے متاثر ہوتے ہیں اور بعض حال سے مثلاً بعض لوگوں پر عصر سے عشاء تک خاص محویت رہتی ہے۔ کیونکہ فنا و زوال کی آمد ہے اور تہجد میں نہیں کیونکہ تعلقات کی آمد کا وقت ہے۔ ایضاً۔

(۹۳) حزن و تاسف بھی گریہ چشم کے حکم میں ہے۔ ایضاً۔

(۹۴) وعظ الغضب کا مطالعہ غصہ کا علاج ہے۔ ص ۶۱۔

(۹۵) فرائض نماز میں اگر دل گھبرائے تو نوافل کے پڑھنے سے تدارک کرے۔ ایضاً

(۹۶) مشاغل کے وقت صرف زبان سے بھی ذکر کافی ہے۔ ایضاً۔

(۹۷) ترتیل و قواعد کا لحاظ سری و جہری دونوں نمازوں میں یکساں کرنا چاہیے۔ ایضاً۔

(۹۸) ترتیل امر اختیار ہی ہے اس کا اہتمام ضروری ہے گو بہ تکلیف ہو۔ ص ۶۲۔

(۹۹) غائب و حاضر کے آثار کے موازنہ کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر حضور اس عالم

میں تشریف رکھتے تو یقیناً شیخ موجود سے زیادہ کشمش ہوتی جو اس وقت

غیوب میں محسوس نہیں ہوتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۰۰) اصلاح اعمال کا نسخہ۔

۱۱، افعال اختیار یہ میں ارادہ ہمت سے کام لینا۔ ص ۶۳۔

۱۲، مغزش پر بیس رکعت کا جواز۔ ایضاً۔

- (۳) تربیت السالک کا مطالعہ۔ ایضاً۔
- (۴) لا حول ولا قوۃ کی کثرت بہ نیت عجز و درخواست حفاظت۔ ایضاً۔
- (۵) بلا ضرورت کسی سے ملنا اور نہ بولنا۔ ایضاً۔
- (۶) شیخ کی صحبت میں رہنے کے لئے فرصت نکالنا اور اس کے اوقات و عادات کا لحاظ رکھنا۔ ایضاً۔
- (۱۰۱) علاوہ معمولات کے اگر کسی وقت خاص ورد کا تقاضا ہو تو اس کو جاری کرنا خلاف تجویز شیخ نہ ہوگا۔ ایضاً۔
- (۱۰۲) بعض اوقات بلا ضرورت کسی فضیلت کا اظہار بھی وقائے ربانی سے ہے۔ ص ۶۴۔
- (۱۰۳) بعض اوقات حرارتِ ذکر سے گوشت کا کوئی حصہ متحرک ہونے لگتا ہے جو قابل التفات نہیں ہے۔ ص ۶۵۔
- (۱۰۴) اگر ذکر میں جناب باری تعالیٰ کے تشبیہ و مثال کا کوئی خیال قائم ہو تو کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس میں اعتقاد و قصد کو دخل نہ ہو۔ ایضاً۔
- (۱۰۵) خوف و محبت میں کثرتِ گریہ عین مطلوب ہے۔ ص ۶۶۔
- (۱۰۶) ثمرات کو ریاضت کا نتیجہ سمجھنا خلاف سنت ہے۔ ایضاً۔
- (۱۰۷) بعض غلطیوں کا ازالہ بجائے کتابوں کے صرف کسی شیخ محقق کی صحبت سے ہوتا ہے۔ ص ۶۷۔
- (۱۰۸) عملیات و عزائم سے تقویت حاصل کرنا ضعف توکل کی دلیل ہے اور

مسک عارفین کے خلاف ہے۔ ص ۶۷۔

(۱۰۹)، اس راہ میں دسہ جز خضوع و بندگی و اضطراب و اندریں حضرت نادر و اعتبار کے سوا مطلوب نہیں ہے۔ ص ۶۸۔

(۱۱۰)، خواب میں اہل ائمہ مثلاً منکشف نہیں ہوتے ہیں بلکہ کوئی روح مقدس یا کوئی فرشتہ اس صورت میں بے صلت انس ظاہر ہوتا ہے۔ ایضاً۔
(۱۱۱)، بعض طبائع پر خداوند تعالیٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر غالب ہوتی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے ص ۶۹۔

(۱۱۲)، کبوتر کی تربیت عین مقصدائے حقیقت ہے۔ ایضاً۔

(۱۱۳)، مشاغل تصوف میں خلق پر نظر نہ چاہیے۔ ایضاً۔

(۱۱۴)، چونکہ خداوند تعالیٰ اپنے تعین کے لحاظ سے بے مثل ہے اس لئے درک نہیں ہوتا ہے لہذا اس طرح بھی خیال قائم ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ماسوا تعینات سے منزہ و پاک ہے۔ ص ۷۰۔

(۱۱۵)، مذکور کی قائم تنہا ہی سے ذکر کی عدم تنہا ہی زماناً لازم نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۱۶)، ماسوا ائمہ کے وجود کے انکار کا عقیدہ واجب الاصلاح ہے مگر حاجب

الحال معذور ہے۔ ص ۷۱۔

(۱۱۷)، تجلیات و انوار کا (لائے نفی) کے تحت میں لانے کی ضرورت اس وقت

ہے جب وہ مقصود حقیقی سے حجاب ہو جائے۔ ص ۷۲۔

۱۱۸) اصل کتاب میں صفحات میں غلطی ہو گئی ہے اس وجہ سے اس میں بھی اسکے مطابق کراپڑا۔ ۱۲۔

(۱۱۸) حضور دائمی عادتاً ممکن ہے۔ ص ۶۴۔

(۱۱۹) فنائے نقس کی توقع صرف دوام عمل سے ہوتی ہے۔ ایضاً۔

(۱۲۰) حصول مقصود کے لئے لطائف ستمہ کے مشق کی ضرورت نہیں مگر جس کے لئے شیخ تجویز کرے۔ ایضاً۔

(۱۲۱) اقرب طریق یہ ہے کہ اول کسی شیخ کی صحبت سے یا جذبہ غیبی سے نسبت حاصل ہو اور پھر مقامات کی تصحیح ہو اور فی زمانہ یہی مشائخ کا معمول ہے۔ ایضاً۔

(۱۲۲) اعتکاف میں دن کو تلاوت قرآن اور رات کو کثرت نوافل میں مشغول ہونا چاہیئے۔ ص ۶۵۔

(۱۲۳) بہ نیت استفادہ مزار پر ذکر کرنا اجائز تو نہیں ہے مگر جس پر مذاق توحید کا غلبہ ہو تا ہے ان کو اس سے بھی ایسا ہی انقباض ہوتا ہے جیسے بعض اقسام شرک سے۔ ص ۶۶۔

(۱۲۴) کسی اجازت یا نہ کو کوئی شغل یا مراقبہ اس غرض سے کرنا کہ اس کی حقیقت معلوم ہوگی یا اس سے دوسروں کو نفع پہنچائیں گا تو یہ بوجہ اخلاص نہ ہونے کے مفید

نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۲۵) ذلت و انکسار کے طریقہ کا تعین شیخ کے مشورہ سے کرے۔ ایضاً۔

(۱۲۶) توبہ کا قبول ہونا صرف یہی نہیں کہ مصیبت و تکلیف رفع ہو جائے بلکہ اس کے اجر و ثواب کا حصول بھی مقبولیت ہے۔ ص ۶۷۔

(۱۲۷) مصائب میں دعا کے ساتھ رضا بقضا ہونا اجر و راحت دونوں کے لحاظ سے ^{افضل} ہے۔

(۱۲۸) امور بظنی اختیار یہ ہیں اگرچہ عبادات کا نقص ہو مگر باعث حرمان و خسارہ نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۲۹) احیاء العلوم و لطائف المنن کا مطالعہ بعض کے لئے نافع نہیں ہے ان کے بجائے دعواتِ عبدیت و تربیت السالک و کشف میسر ہے۔ ص ۶۷۔

(۱۳۰) بی بی سے بضرورت مباشرت کرنا نفس کشی کے خلاف نہیں ہے۔ ص ۶۸۔

(۱۳۱) اگر کسی کے متعلق کوئی ناگوار کلمہ نکل جائے تو اس کے لئے استغفار کیا جائے کیا جائے اور اُتدہ کے لئے غم تو می کیا جائے۔ ص ۶۹۔

(۱۳۲) اگر بغیر ذکرِ لسانی کے بھی قلب میں غفلت کا احساس نہ ہو تو وہ وہم ہے یا پہلے ذکر کا اثر ہے جس کو بقاء نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۳۳) بعض کیفیات محض از قبیل خیالات ہوتی ہیں اور اعتبار حقائق کہے۔ ایضاً۔

(۱۳۴) کسی عیب کا حقیقی تدارک اسکی اصلاح ہے محض توبہ و استغفار کافی نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۳۵) کسی گناہ کا سبب بہتر جواز نہ نماز ہے کیونکہ وہی نفس پر سبب شاق ہے۔ ایضاً۔

(۱۳۶) وسوسا کا منقطع ہونا یا معیت کا غلبہ اور اچھے خوابوں کا دیکھنا بدون اعمال قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۳۷) اگر قبض کا سبب کوئی معصیت یا غیر جنس کی صحبت نہ ہو تو اس کا سبب امتحان ہے

اس وقت صبر و استقامت و استغفار اور مواعظ و تربیت کا مطالعہ مفید ہے۔ ص ۷۰

(۱۳۸) نفس کے ساتھ ہر معاملہ میں احتیاط اور بدگانی چاہیے۔ ص ۷۱۔

(۱۳۹) قرآن شریف کا پڑھ کر بخشا کسی درجہ میں بھی موجبِ حرمان و خسارہ نہیں

ہے قطع نظر اس سے کہ خود کو بھی ثواب پہنچا ہے یا نہیں۔ ص ۷۲۔

۱۴۰) کسی محرم کی موت پر مثل اولاد کے بے چین ہونا نفس کا چھپا ہوا پور ہے جو ظاہر ہوا۔ ص ۳۲۔

۱۴۱) بعض اوقات کسی کام کے فیصلہ میں تردد بے موقع نہیں ہوتا ہے۔ ص ۳۳۔
 ۱۴۲) صدا اگر پھر درجہ دوسرے میں ہو کر اجتہاداً علاج یہ ہے کہ عسود کے حصول مقصود کے لئے دعا کرے اور اسکے حصول پر مختلف جماع میں اظہار مسرت کرے۔ ایضاً۔
 ۱۴۳) اگر ذکر میں کپڑا بچاڑنے اور سر پٹنے اور طمانچہ مارنے کا غلبہ ہو تو ان کیفیات کو رد کر کے مغلوب کرے۔ ص ۳۴۔

۱۴۴) اگر جنگل جانے یا نعرہ لگانے کا غلبہ ہو تو اشعار پڑھ کر مغلوب کرے۔ ایضاً۔
 ۱۴۵) تصد البعید میں جو بیعت کے فوائد مذکور ہیں وہ اکثر یہ ہیں کلیہ نہیں ہے۔ ایضاً۔
 ۱۴۶) دعوت کی اگر مکافات نہ کر سکے اور ان کی شکایت کا احتمال ہو تو ایسی دعوتوں میں نہ جانا مناسب ہے۔ ایضاً۔

۱۴۷) نادانف کو کسی مسئلہ کے جواب میں سائل سے کہہ دینا چاہیے کہ کسی عالم سے پوچھو۔ ایضاً۔

۱۴۸) بلا اختیار اگر کان میں کسی امر منکر جیسے غیبت یا مزاح میر وغیرہ کی صدا آوے تو انتفات نہ کرے۔ ص ۳۵۔

۱۴۹) مسائل نزاعی میں خود کسی کو خطاب نہ کیا جائے البتہ اگر تحقیق و عمل کے قصد سے دریافت کرے تو بتلایا جائے ورنہ کوئی مناسب عذر یا حوالہ دوسرے

ملکہ کا کی جائے۔ ص ۴۷۔

(۱۵۰) نیند کے غلبہ میں ذکر ممنوع ہے۔ ایضاً۔

(۱۵۱) اصل چیز قلب و لسان سے ذکر ہے اگر اس کے ساتھ بلا قصد کوئی وارد آجائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ ص ۴۸۔

(۱۵۲) اگر ذکر کو بلا دبر و ہشت معلوم ہو اور یوگائیو اس میں ترقی ہو تو اس حال بیت کہتے ہیں جو بلا قصد طاری ہوتا ہے جس میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے اور پھر اعتدال ہو جاتا ہے مگر تابل التفات نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۵۳) جو خواب زیادہ اہم ہو تو اس کی تعبیر شیخ سے پوچھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایضاً۔

(۱۵۴) خواب میں غلاط کا کھانا کبھی تو تیغ کا اثر اور کبھی کسی امر نامشروع کا صادر ہونا اس کی تعبیر ہے۔ ص ۴۹۔

(۱۵۵) اگر ذکر کو خدا کی ہستی میں غلبان ہو تو اس کو دلیل سے دفع کرنے کے بجائے التفات نہ کرے اور نہ اس کی مضرت سے خوف کرے۔ ایضاً۔

(۱۵۶) دیوان حافظ و مشنوی کا مطالعہ شوق و محبت پیدا کرتا ہے مگر شیخ سے مشورہ کرے۔ ص ۵۰۔

(۱۵۷) ملازم کو اپنے حقوق طلبی اور تنخواہ طلب کرنے سے عار نہ چاہیے جس کا

منشکر ہے۔ ص ۸۰۔

۱۵۸۸ بتدی کو معاصی یاد کر کے رونا بہتر ہے اور شہتی کو توبہ کر کے کام میں مشغول ہونا مناسب ہے۔ ایضاً۔

۱۵۹۱ نامحرم سے پردہ کا انتظام ضروری ہے۔ ص ۸۱۔

۱۶۰۰ فضول گوئی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر وقت تیسع رکھے اور اصلی کام ذکر کو سمجھے جس سے کوئی وقت خالی نہ ہو اور پھر بھی اگر سرزد ہو جائے تو چار رکعت نفل کا جہر ماندا کرے۔ ص ۸۲۔

۱۶۱۰ ذکر جہری میں مسجد میں سونے والے کی رعایت ضروری نہیں ہے۔ ص ۸۳۔

۱۶۲۰ تربیت و مواظبات میں گودل نہ لگے مگر پڑھنا چاہیے کیونکہ اصلاح کا دار انہی پر ہے۔ ایضاً۔

۱۶۳۰ حضرت جنید سے کسی نے پوچھا کہ (انہایت)، فرمایا۔ العود الی البدایہ اس کا جزو یہ بھی ہے کہ بعد کمال کے ابتدائی مجاہدہ کی حاجت نہیں رہتی ہے اور دوسرا جزو یہ ہے کہ احوال کے سکون کی وجہ سے اس کی حالت مشابہ بتدی کے ہو جاتی ہے۔ ص ۸۴۔

۱۶۴۰ شیخ کی صحبت و مکالمہ سے اپنی کوتاہیوں کا علم ہوتا ہے۔ ص ۸۵۔

۱۶۵۰ قبض ہی کی بدولت بسط میں لذت ہوتی ہے۔ ص ۸۶۔

۱۶۶۰ اگر کسی سے اپنی غلطیوں اور قصور کا عفو کرنا مقصود ہو تو یہ کہنا کافی ہے

کہ مجھ سے آپ کے کچھ حقوق ضائع ہو گئے ہیں تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ ص ۸۶
 (۱۶۷) مشکوٰۃ شریف کے کتاب الرقاق اور احوال جنت و نار کا مطالعہ انابت
 کے لئے معین ہے۔ ایضاً۔

(۱۶۸) خواب میں سیاہ جبّہ کا پہننے ہوئے دیکھنا علامت فنا ہے اور لمبا چوڑا
 دیکھنا کمال فنا کی طرف اشارہ ہے۔ ص ۸۷۔

(۱۶۹) معبود حقیقی کا حضوری بالواسطہ بھی حضور ہی کے درجہ میں ہے یعنی وسایط
 مامور بہ ہیں۔ ص ۸۹۔

(۱۷۰) حالت انس میں انبساط کو حد ادب سے نہ گزرنے دیا جائے کہ بعض اوقات
 عتاب کا سبب ہو جاتا ہے۔ ص ۹۰۔

(۱۷۱) متقدمین کے احوال سے اپنی حالت کا موازنہ کر کے مایوس نہ ہونا چاہیے
 کیونکہ ہر زمانہ کی اصلاح کا طریقہ مختلف ہے۔ ایضاً۔

(۱۷۲) طالب کو اپنی اصلاح کے لئے شیخ کی روشن ضمیری پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے
 (۱۷۳) شیخ طالب کی صرف تعلیم کا ذمہ دار ہے نہ اصلاح کا۔ ص ۹۱۔

(۱۷۴) ہر صاحب صنعت و حرفت کو معصیت کے ارتکاب سے بچنا چاہیے اور
 اگر ناگزیر ہو تو گناہ گار سمجھ کر کرتا رہے اور نہایت عاجزی سے توبہ اور
 دعا کرتا رہے۔ ص ۹۲۔

(۱۷۵) اگر در لوگوں کو اپنے امور میں کوشش ضرور کرنا چاہیے تاکہ حسرت نہ رہے

اور نتیجہ کو خداوند تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے۔ ص ۹۲۔

(۱۷۶) توجہات مثلاً توجہ انعام کا سی و استخادمی وغیرہ یہ سب تصرفات ہیں جو مشق سے حاصل ہو جاتے ہیں جس سے ایک گونہ استعداد طالب میں پیدا ہو جاتی ہے مگر قرب میں اس کو کوئی دخل نہیں ہے۔ ص ۹۳۔

(۱۷۷) بعض اوقات اہل اللہ کی زبان سے وہ امور جاری ہو جاتے ہیں جس میں طالب کی اصلاح و ہدایت ہوتی ہے اور کشف سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ ص ۹۴۔

(۱۷۸) بعض لوگوں کے لئے استجاب دعا اور جہاڑ مہونک بھی موجب فائدہ ^{ایضاً} ہے۔ ص ۹۵۔

(۱۷۹) اگر خلوت اور دیندار کی صحبت دستیاب نہ ہو تو خود غیبت نہ کرے اور دوسرا کرے تو برا سمجھے اور شرکت نہ کرے۔ ص ۹۶۔

(۱۸۰) بعض لوگ جو استخادمی توجہ کے تحمل نہ کرنے سے تلف ہو گئے اس کا ان بزرگوں کو گمان نہ تھا اسکی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک شخص کو ایک لاکھ روپے ملنے سے شادی مرگ ہو جائے۔ ص ۹۷۔

(۱۸۱) ایک زمانہ صحبت با اولیاء سے مراد وہ وقت ہے جو حیاتِ ناگہانی ولی پر آجاتا ہے جس میں وہ طالب کی ایک توجہ سے تکمیل فرما دیتے ہیں جو صد سالہ مجاہدہ سے میسر نہیں ہوتی اور کبھی شیخ کے قصد و اختیار کو بھی اس میں دخل ہوتا ہے مگر ایسے واقعات کم ہوتے ہیں۔ ایضاً۔

(۱۸۲) کبھی طالب صادق شیخ کے قول و فعل سے بلا قصد و اختیار متاثر ہو کر بہت جلد منزل مقصود پر فائز ہو جاتا ہے مگر یہ منجملہ برکات کے ہے اور طریق سلوک کا دار و مدار اسی پر ہے۔ ص ۱۱۰۔

(۱۸۳) قوت تدسیر ایک طاقت کا نام ہے کہ اس کے سامنے وہ مسائل جو استدلال و نظر کے محتاج ہیں بدیہی اور واضح ہو جاتے ہیں۔ ایضاً۔

(۱۸۴) محققان تصرف و بہت کو پسند نہیں فرماتے کیونکہ اس میں قصد انہماک بالغیر ہوتا ہے اور صرف دعا پر اکتفاء کرتے ہیں۔ ص ۱۱۰۔

(۱۸۵) بیعت سے شیخ کے ساتھ تعلق زیادہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ شیخ طالب پر مطمئن ہو جائے۔ ایضاً۔

(۱۸۶) آنحضرتؐ پر طبعاً اور کسی بزرگ کی محبت کی زیادتی کا شبہ ہو تو طریق موازنہ یہ ہے کہ یہ سوچے کہ اگر نفوذ باند کوئی بزرگ جس سے زیادہ تعلق کا شبہ ہوتا ہے اگر وہ حضور اقدسؐ کے خلاف ہو جائے تو اس وقت بھی اس سے محبت رہتی؟ ظاہر ہے کہ ہرگز ہرگز نہیں رہ سکتی۔ ص ۱۱۳۔

(۱۸۷) قلت ادب کا نشا و قلت عشق ہے عظمت الہیہ کو قلب میں راسخ کر کے عشق کے ساتھ جمع کرنا چاہیئے۔ ص ۱۱۴۔

(۱۸۸) خواب و احوال قابل التفات نہیں ہیں کیونکہ اکثر ان کا سبب امور طبعیہ ہوتے ہیں۔ ص ۱۱۵۔

تتمت بالخير